REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3

جلد ۳۶

شمارہ ۳۶

ایڈیٹر
خورشید احمد انور

نائب
قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516.

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sh
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH 160012

۱۶ محرم ۱۴۰۸ ہجری ۔ ۱۰ تبوک ۱۳۶۶ ہش ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۔ ... ستمبر ۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں تازہ ترین اطلاعات بذریعہ ٹیلکس دفتر ... ملی ہیں ۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہے اور یہ کہ بعض یورپین مشنز کے دورہ کے بعد حضور بہ نفس نفیس عنقریب امریکہ کے مشنوں کا دورہ فرمانے والے ہیں ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامرانی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

○ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ... لندن میں ... قیام فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سفر بخیر ... آپ کا ... اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس آ گئے ۔

○ ۔ ... محترمہ ... صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ... درویشان و ... جماعت احمدیہ ... تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں ۔

○ ۔ محترم مولوی ... احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ ... نگران بورڈ ... جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر گئے ۔

○ ۔ محترم مولوی محمد حمید اللہ صاحب درویش سابق نائب ناظر ... عرصہ سے سانس کی تکلیف کے باعث بیمار چلے آرہے ہیں ۔ چند روز سے حالت تشویشناک ہے ۔ موصوف کی شفایابی کاملہ و عاجلہ کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے ۔

دعا کے بغیر حسین صورتوں جیسے چہرے بنانے کی توفیق نہیں ملتی

آپ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں ۔ اس لئے دعاؤں کی توفیق زیادہ ہو

جلسہ سالانہ برطانیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے معرکۃ الآراء اختتامی خطاب کا خلاصہ

(فرمودہ ۲۳ ظہور / اگست ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء)

آج کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ... صاحب نے کی ۔ اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام در شان قرآن کریم مکرم ... نے پڑھا ۔ اس کے بعد مکرم محمد الیاس صاحب ... نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود کے منظوم اردو کلام کے چند اشعار پیش کئے ۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

اس کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے سورۃ النحل کی آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کی تلاوت فرمائی اور اس آیت کی روشنی میں عدل کے مضمون پر خطاب فرمایا اور بتایا کہ اس موضوع پر خطاب کا آغاز ۱۹۸۲ء کے جلسہ سے ہوا تھا ۔ ۱۹۸۲ء کے جلسہ میں بھی یہی مضمون جاری رہا ۔ آج اسی تسلسل میں مضمون کو آگے بڑھا رہا ہوں ۔

حضور نے فرمایا کہ ۱۹۸۳ء کے جلسہ کی اختتامی تقریر میں شہادت کے مضمون کو بیان کیا ۔ یہ مضمون چونکہ قرآنی تعلیم کا ذکر ... زیادہ ہو جانے کی وجہ سے خطاب کو ختم کرنا پڑا ۔ چنانچہ حضور نے دین حق کے مقام شہادت کے بقیہ حصے کو بیان کرتے ہوئے جو اس تقریر سے رہ گیا تھا دین حق کے معاملات میں تحریر ... شہادت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور قرآنی آیات کی روشنی میں دیکھا تو اس کی پُر حکمت تعلیم کو نہایت مؤثر انداز میں پیش فرمایا ۔

حضور نے بتایا کہ شہادات کا نظام صرف عالم انسانی ۔ معاملات میں ہی نہیں بلکہ مذہب کی دنیا میں بھی جاری ہے اور خود خدا نے اپنی وحدت کی شہادت دی ہے اور توحید باری تعالیٰ کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے اور اولوالعلم نے گواہی دی ہے ۔

حضور نے اس مضمون کو بڑے لطیف انداز میں بیان فرمایا اور بتایا کہ انسانی فطرت کی گواہی اور کائنات اور زمانے کی شہادت بھی قرآن کریم نے پیش کی ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم کے متعلق موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں قرآن کریم کے نزول سے کئی سو برس پہلے گواہی دی گئی تھی ۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے ایک شاہد کی گواہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہر ہونے اور آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شاہد کے ظہور کے متعلق آیات قرآنی کی روشنی میں ... شہادات کے مضمون کو نہایت حسین پیرایہ میں بیان فرمایا ۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی گواہیاں آج دور تک ماضی میں پھیلی ہوئی ہیں اور آپ کے پیدا ہونے سے ہزاروں سال پہلے آپ کی آمد کا ذکر مذاہب میں ہوتا رہا ہے گویا گزشتہ تمام انبیاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر گواہی دی ہے ۔

پھر حضور نے قرآن کریم کی آیت فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کے حوالے سے بتایا کہ آپ کی بعثت سے قبل پاک زندگی اور بے داغ زندگی آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکرین کے خلاف آپ کی صداقت پر ایک بیّن شہادت ہے اور یہی معیار شہادت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بھی بہترین رنگ میں ثبت کرتا ہے ۔

(باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح / دسمبر ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح / دسمبر ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔ احباب ... جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ... کے لحاظ سے ... اس سے ... پر خدا تعالیٰ ... بزرگان ... کے لئے مبارک کرے اور اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے ۔ احباب ... روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کر کے تیاری شروع فرما دیں ۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے ... نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ فتح ۱۳۶۶ ہش

جہیز کے لین دین کا بڑھتا ہوا شرمناک رجحان

زمانے کے جن فرسودہ رسوم و رواج کے آثار آج ہمارے معاشرے میں بے شمار ہیں ان میں اور جاہلیت کے جو انبار ابھی تک پائے جاتے ہیں ان میں لوازمی الٰہی مروجہ جہیز کا سر اٹھانا اور جہیز ضروری لینی دینی کا روز افزوں بڑھتا ہوا شرمناک رجحان ہی نمایاں ہے۔

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ والدین کی نظروں میں اولاد خواہ بیٹا ہو یا بیٹی یکساں اہمیت رکھتی ہے۔ بلکہ اکثر بیٹیوں کے بارہ میں ہر وقت خاص کر دل میں کھٹکنے والا جانگسل احساس ان کے ماں باپ کے سینہ کو اور بھی زیادہ گداز اور رحم کر دیتا ہے کہ یہ پرائی امانت ہیں جنہیں بہرحال کبھی ایک دن خود ہی اپنے ہاتھوں سے غیر کے ہاتھوں سونپنا ہوگا یہی وجہ ہے کہ غریب سے غریب والدین بھی حتی المقدور بیٹیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت بڑے ناز و نعم سے کرتے ہیں اور جب ان کی رخصتی کا جاں گداز لمحہ بے شمار دعاؤں اور اندیشوں کے ساتھ بالکل قریب آ جاتا ہے تب بھی ان کی دلی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی جگر گوشہ کو حتی الامکان سب کچھ دے کر رخصت کریں جس سے ان کی لاڈوں پلی بیٹی کو سسرال میں بھی آرام و راحت مل سکے۔ صاف ظاہر ہے کہ شادی کے موقعہ پر لڑکی والے اپنی استطاعت کے مطابق جہیز کی صورت میں جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ سب لڑکی کی ذاتی ملکیت ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں کسی نوع کی کمی بیشی کا شکوہ بھی تو دلہن کی ہی کو ہونا چاہیئے نہ کہ اس کے شوہر یا سسرال والوں کو مگر معلوم نہیں آج بہت سے گھرانوں میں یہ شرمناک رجحان دن بدن زور پکڑتا جا رہا ہے کہ وہ آنے والی نئی نویلی دلہن کو اس کے ذاتی اوصاف اور خوبیوں کی بجائے اس جہیز سے ہی تولتے کہ وہ ہمارے گھر میں کیا کچھ لے کر آئی ہے۔

ایک وقت وہ بھی تھا جب نہ تو کوئی غیرتمند شریف گھرانہ لڑکی والوں سے منہ کھول کر جہیز کا مطالبہ کرتا اور نہ ہی لڑکی والے اپنی طرف سے بیٹی کو دیئے جانے والے جہیز کی نمائش شمار بہتر سمجھتے تھے۔ مگر آج نہ صرف یہ کہ جہیز کے لالچی شادی سے پہلے ہی بڑھ چڑھ کر بھاری بھرکم جہیز کی مانگ کرتے ہیں بلکہ شادی کے بعد بھی آئے دن بہانے بہو والوں کو طعنے دے دے کر انہیں اپنے مائیکے سے مزید سامان اور نقدی لانے پر مجبور کرتے ہیں۔ خیال کیا جاتا تھا کہ جوں جوں تعلیم کو فروغ حاصل ہوگا توں توں ہمارے معاشرے میں ناسور کی طرح پھیلنے والی یہ بیماری بھی رفتہ رفتہ بالکل ختم ہو جائے گی مگر افسوس صد افسوس کہ ہم جس رفتار سے علم کے میدان میں ترقی کر رہے ہیں اس سے کہیں زیادہ سرعت کے ساتھ لالچ اور بے جا توقعات کی خوفناک بیماری ہمارے معاشرے میں اپنی جڑیں مضبوط کر رہی ہے نتیجتاً کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرتا جب اخبارات میں ایسی دلخراش خبریں پڑھنے کو نہیں ملتیں کہ

● ۔ "انبالہ کی ایک نوبیاہتا لڑکی کلوتما کو شادی کے چھ ماہ بعد جہیز کی بھینٹ چڑھا دیا گیا" (ہند سماچار ۲۰ جولائی ۱۹۸۷ء)

● ۔ "ملوٹ کے ڈاکٹر دلیپ داس دگمار نے اپنی بیوی نیلم منوتی ملہوترا (؟) کو شادی کے صرف تین سال بعد گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا اور خود دہشت پسندوں کا شکار ہو گیا" (ہند سماچار ۲۴ اگست ۱۹۸۷ء)

● ۔ "کوروکشیتر میں جہیز کی بھینٹ چڑھی مظفر نگر کی بدنصیب لڑکی انورا دھا کہ ابھی سہاگ جہیز کے ساتھ جلی"۔ (ہند سماچار ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء)

● ۔ "جہیز کا اثر دھا ضلع کانگڑا کی ایک اور لڑکی ۲۳ سالہ سمن بالا کو نگل گیا"۔ (ہند سماچار ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء)

● ۔ "لدھیانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی شبنما کے جہیز کا سامان بہن کی شادی میں دے دیا اور بیوی کو دھکے دے کر گھر سے نکال دیا"۔ (ہند سماچار ۵ ستمبر ۱۹۸۷ء)

● ۔ "جہیز مانگنے کے جرم میں جالندھر کے مشہور و معروف ڈاکٹر ڈی کے دانا کے خلاف کاروائی کرنے کا مقدمہ درج کر دیا گیا"

(اخبار ہند سماچار)

● ۔ دہلی میں گزشتہ صرف ۱۱ سال کے مختصر سے عرصہ میں ۸۲ لڑکیاں جہیز کی بھینٹ چڑھیں"۔ (ہند سماچار ۲۹ دسمبر ۱۹۸۶ء)

مندرجہ بالا تمام شرم انگیز اور اندوہناک حقائق جہاں ہمارے لئے تازیانہ عبرت کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں ہمیں اپنے گرد و پیش کا اس پہلو سے جائزہ لینے پر بھی مجبور کرتے ہیں کہ کہیں کسی ایک فرد یا خاندان کی نادانی سے ہمارے اندر بھی یہ شرمناک رجحان کیڑے کی مانند پنپ تو نہیں رہا۔ اگر ایسا ہے تو ہم سب کا فرض ہے کہ ابھی سے اس کے قلع قمع کی بھرپور کوشش کریں اس جہت سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اصولی ارشاد یقیناً ہم سب کے لئے ایک مستقل لائحہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے کہ:

"ہماری قوم میں یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے ...... ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور قرضہ سر پر چڑھتا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۹)

آج افراد جماعت کو رشتہ ناطہ کے معاملہ میں جس قدر بھی دشواریاں درپیش ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا ایک بڑا سبب غیروں کی دیکھا دیکھی خطرناک کیڑے کی مانند رفتہ رفتہ پنپنے والا یہ شرمناک رجحان بھی ہے جس کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس المسیح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بسا اوقات تکلیف دہ امر کا اظہار کرنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:

"مجھے یہ معلوم ہے کہ اس بارہ میں یعنی شادی بیاہ کے بارہ میں ہماری جماعت میں زیادہ اسراف ہو رہا ہے۔ نمائش اور ریا سے ہمارے دوستوں کو بچنا چاہیئے۔ اس کا دوسروں پر بہت برا اثر پڑتا ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰۳)

محض نمود و نمائش اور ریا کاری کی غرض سے دوسروں کی دیکھا دیکھی شادی بیاہ اور موت و فوت کے مواقع پر ادا کی جانے والی ان لغو اور بیہودہ رسوم جن کے خلاف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے علم جہاد بلند کیا تھا۔ اور ان ہی رسوم و رواج سے دور رہنے کی بابت موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار تلقین فرما رہے ہیں پس آئیے ہم سب مل کر ایک بار پھر معاشرہ میں روز بروز بڑھ رہے اس خطرناک رجحان کے خلاف علم جہاد بلند کریں کہ یہ وقت کا ایک اہم ترین تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بہترین توفیق عطا فرمائے اور اس سعی میں کامیابی سے سرفراز کرے۔ آمین ۔

(خورشید احمد انور)

خُدا صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے

بفیضِ ختمِ رسل یقیناً ہماری قوت مزید ہوگی
عظیم فتح و ظفر سے آقا جب آئیں گے اپنی عید ہوگی
بزورِ شمشیرِ غیر ممکن، دلوں کی فتح محبتوں سے
کریں گے ہم تو بفضلِ تعالیٰ، مخالفت محو دلید ہوگی

خدا کی خاطر ہیں کمربستہ باستقامت و صبر سے ہم
ہمیں عدو کی نہیں ہے پرواہ خدا کی پوری وعید ہوگی
عدو وہ کرتا ہے جن کے نامِ نبی کے رکھتا ہے تجربے
جو اس کی خاطر ہیں دکھ اُٹھاتے، انہیں تو مولا کی دید ہوگی

جو دشمنِ دیں ہیں ان کی بابت خدا نے خود فیصلہ کیا ہے
میرے ہی ہاتھوں میں اس عدد کی بھی آج حبل الورید ہوگی
مٹا کے رکھ دوں گا اس کی نسلیں نشان لیوا کوئی رہے گا
بچا سکے گا نہ مجھ سے کوئی، گھڑی وہ کیسی سعید ہوگی

ظلم و ستم، جبر، گالیاں سب ہم اس کی خاطر ہی سہتے ہیں
حفاظتِ کلمہ طیبہ پہ یہ ساری اُمت شہید ہوگی
درود اُن پر سلام ان پر ہے نام جن کا محمد عربی
خلیق آقا کے رحم و کرم سے خوشی کی حبل الورید ہوگی

خلیق بن فائق

خطبہ جمعہ

ابتلاء کے موجودہ دور میں خدا تعالیٰ نے ہمیں جو ہتھیار عطا فرمائے ہیں

(اُن میں)

دُعا کے بعد صبر، تقویٰ اور توکل کو خاص مقام حاصل ہے

اِس دور میں سے گزرتے ہوئے اپنی تقویٰ کی حالتیں مضبوط کر لیں تا مقبولیت کے مینار پر فائز کئے جائیں

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ احسان (جون) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید غازی صاحب ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبۂ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر بدر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:۔

ابتلاء کا یہ عظیم الشان دور جو اس وقت جماعت احمدیہ کو نصیب ہے، اس دور میں حق کے دشمنوں سے مقابلہ کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں جو ہتھیار عطا فرمائے ہیں اُن میں سب سے اوّل دعا ہے۔ اور اس کے بعد جو متعدد ہتھیار اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے اور قرآن کریم اور سنت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو استعمال کے اسلوب بھی سکھائے، اُن میں

صبر، تقویٰ اور توکل

کو خاص مقام حاصل ہے۔ صبر اور توکل اور تقویٰ کا مضمون آپس میں ملتا جلتا ہے اور ایک دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ توکل کے بغیر کوئی بھی عظیم لڑائی جیتی نہیں جا سکتی۔ دنیاوی قومیں جنگوں میں مصروف ہوں یا روحانی قومیں روحانی مقابلوں میں توکل کے بغیر دنیا کی کوئی عظیم جنگ کبھی جیتی نہیں جا سکتی توکل دنیا کی اصلاح میں اپنے مقصد پر یقین کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اور مذہبی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور صرف کامل ایمان کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے سابقہ سلوک پر نظر کرکے توکل کو تازہ غذا ملتی رہتی ہے۔ دنیا کے توکل کی کوئی علمی بنیاد نہیں محض وطنیت کے ساتھ ایک گہرا رابطہ، ایک گہرا واسطہ بعض صورتوں میں گہرا عشق، یہی اُن کے اندر توکل پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن کوئی ایسا قطعی تاریخی مشاہدہ اُن کو میسر نہیں آتا کہ ہمیشہ ضرور ہے لڑائی میں وہی فتح یاب ہوں گے۔ لیکن مذہبی دنیا میں جو توکل ہے وہ خدا تعالیٰ کی ایک بہت ہی قدیم سنت پر مبنی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جو قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے تعلق والوں کو، پیاروں کو، حق پرستوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا اور کبھی مغلوب نہیں رہنے دیتا۔ یہ وہ مرکزی سرچشمہ ہے جہاں سے توکل اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔ توکل ہو تو صبر کو بھی تقویت ملتی ہے۔ کیونکہ اگر مقصد پر یقین نہ رہے اور فتح کی امید باقی نہ رہے تو صبر زیادہ دن انسان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ مایوسی اور صبر دو متضاد چیزیں ہیں۔ اس لئے توکل صبر کے ایک کنارے پر کھڑا ہے اور ایک بازو سے صبر کو تقویت دیتا ہے۔ اس کے دوسرے کنارے پر تقویٰ ہے اور تقویٰ سے صبر کو تقویت ملتی ہے۔ پس ان دونوں بازوؤں کے مضبوط ہونے کے نتیجے میں صبر مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور صبر کے متعلق قرآن کریم بار بار یہ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والے ضائع نہیں جاتے۔ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور بالآخر صبر کرنے والے لازماً فتح یاب ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر جو روشنی ڈالی ہے وہ مضمون تو بہت وسیع ہے۔ جو انہوں نے مختلف وقتوں میں، مختلف زاویہ ہائے نظر سے جماعت کے سامنے رکھا لیکن اُس میں سے چند اقتباسات میں نے آج خطبے میں آپ کے سامنے رکھنے کے لئے چنے ہیں جہاں تک

ابتلاء کا فلسفہ

ہے، سب سے پہلے اس پر نظر ڈالنی ضروری ہے۔ کہ آخر ابتلاء آتا کیوں ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا کو کوئی قوم اتنی ہی پیاری ہے کہ لازماً اُس کی فتح کی ضمانت دی جاتی ہے اور یقین دلایا جاتا ہے کہ کسی قیمت پر یہ قوم اپنے دشمنوں سے مغلوب نہیں ہوگی خواہ دشمن کتنا ہی بڑا اور طاقتور کیوں نہ ہو۔ تو اگر یہ بالآخر کرنا ہی تھا تو شروع میں ان کو مصیبت میں ڈالنے کی ضرورت ہی کیا تھی! اس فلسفے کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے پیارے انداز میں واضح فرمایا ہے کہ یہ عارف باللہ ہی کا حق ہے کہ وہ اتنی مضمون پر اس طرح روشنی ڈال سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں؟

" ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے، ذلت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے (یعنی خدا کو بہت پیارے ہوتے ہیں لیکن ہر ابتلاء کے دور میں سے گزرتے ہوئے وہ پیار سے بظاہر ذلیل کر دیئے جاتے ہیں) اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے اُن کو کر کے دکھاتا ہے۔ یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ اُن کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے اُن کا نام و نشان مٹا دیوے۔ کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزوجل اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے۔ بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء جو شیر ببر کی

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود، جلد اول ص ۲۰۶)

پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون:۔ 27-0441

گرام:۔ "GLOBEXPORT"

طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے۔ اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اُس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے اُن کو سکھا دے۔"

پہلا نتیجہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکالا ہے وہ یہ ہے کہ، تا اُن کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے۔ اس کا مفہوم سمجھنا چاہیئے۔ اس فقرے کے اندر کیا حقیقت پوشیدہ ہے جو سطحی نظر کے مطالعہ سے نظر نہیں آتی۔

ابتلاء کے ذریعے قبولیت کے بلند مینار تک کیسے پہنچایا جاتا ہے؟

اگر خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو اپنا پیارا قرار دے دے اور کسی آزمائش میں سے اُن کو نہ گذارے تو یہ ترجیح بلا وجہ، بلا حق ہوگی۔ خدا کا پیارا ہونے کے لئے اُن کے پاس کچھ علامتیں ہونی چاہئیں۔ اُن کی وفا کے کچھ ثبوت ہونے چاہئیں، دنیا پر کچھ ثابت کرنا چاہیئے کہ کیوں میں نے اس قوم کو اپنے لئے اختیار فرمایا کیوں اس کو تم پر فضیلت دی۔ اگر ابتلاؤں کے دور سے مذہبی قومیں نہ گزرتیں تو کوئی کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا کہ خدا نے ایک کی بجائے دوسرے کو چن لیا۔ چونکہ وہ ساتھ تھا۔ اس لئے وہ قوم غالب آگئی۔ اُن کے اندر ترجیح کے کوئی خواص نہیں تھے۔ کوئی استحقاق نہیں تھا جس کی بناء پر اُن کو دوسری قوموں پر ترجیح دی گئی۔ پس جب وہ خدا کے نام پر طرح طرح کے مصائب کی چکی میں پیسے جاتے ہیں ہر طرح سے دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ وفا پر اور بھی مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں آخر وقت تک وہ خدا کا دامن نہیں چھوڑتے۔ تو پھر ایسوں کو غالب کرنا اپنی ذات کے اندر ایسی معقول وجہ رکھتا ہے جس کو ایک معمولی نظر رکھنے والا انسان بھی پہچان سکتا ہے۔ ایک ایسا استحقاق ہے جو ایک معمولی عقل والے کو بھی سمجھ آسکتا ہے۔ خدا کے نام پر شدید مخالفتوں کے باوجود جو قوم وفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا رشتہ قائم رکھے اور بے وفائی نہ کرے پیٹھ نہ دکھائے۔ ایسے وقت میں اُن کو غالب کرنا خدا کی ہستی کے اوپر ایک حرف لانے والی بات ہے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہیئے کہ اگر وہ خدا کوئی ہے تو ضرور اُن کو غالب کر کے دکھائے گا۔ پس اِن قوموں کے صبر کے نتیجے میں اور وفا کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کا ایک ایسا استحقاق اُن کو حاصل ہو جاتا ہے جو دوسروں کو بھی نظر آنے لگتا ہے۔

پھر "قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے"۔ آزمائش کے بغیر اگر کسی سے تعلق بھی ہو تو اُس تعلق میں وہ پختگی پیدا نہیں ہوتی۔ جو آزمائش میں پورا اترنے کے بعد اُس تعلق میں پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کے کتنے ہی دوست ایسے ہوں گے جن سے آپ کو وفا کی امید ہے جن پر آپ کو توکل ہے کہ آپ کی مشکل میں کام آئیں گے۔ لیکن جب مشکل پڑتی ہے تو بہت سے اُن میں ایسے ہیں جو پیٹھ دکھا دیتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن پر آپ کو بڑا ناز ہوتا ہے۔ لیکن ادنیٰ ضرورت میں بھی وہ کام نہیں آتے۔ لیکن بعض دفعہ کچھ ایسے دوست بھی نکلتے ہیں جو بظاہر معمولی اور بظاہر آپ کی نظر میں کوئی احترام نہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن وقت کے اوپر وہ ایسی خدمت کرتے ہیں اور ایسی قربانی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے ایک سچا انسان ان کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کو اُن کی عظمت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ پھر جو ایسے دوست کی قدر کی جاتی ہے ان کا پہلی حالت سے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہوتا کوئی نسبت ہی نہیں ہوا کرتی۔

تو "مقبولیت کے بلند معیار تک پہنچانے" کا مفہوم

یہی ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے لیکن جاننے کے باوجود وہ اُن کو آزمائش میں سے گذارتا ہے تاکہ وہ بھی جانیں کہ واقعتاً وہ خدا کے پیارے بننے کے مستحق ہیں۔ خدا کے علم میں تو ہر چیز ہے۔ اُس علم کے مطابق اگر خدا تعالیٰ فیصلے دے اور عمل کی دنیا میں سے گزارے ہی نہیں تو وہ علم ہی نہیں رہے گا باقی۔ یہ بھی ایک سمجھنے کی بات ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کو علم ہی ہے تو بغیر آزمائش کے کیوں فیصلے نہیں فرما دیتا اگر بغیر آزمائش کے فیصلے فرما دے تو خدا کو علم ہی نہیں ہوگا پھر۔ خدا کو تو حق کا، سچی بات کا علم ہے۔ نہ کہ جھوٹی بات کا علم۔ جب تک ہونے والا واقعہ رونما نہ ہو خدا کو اس کا علم نہیں ہوتا اور جو خدا کا علم ہے وہ حق پہ مبنی ہوتا ہے۔ پس جس کنارے سے بھی آپ دیکھیں اس چیز پہ نو پہنچیں گے کہ ابتلاء میں سے گذارے بغیر خدا تعالیٰ کا علم نہ بنتے۔ چنانچہ قرآن کریم بسا اوقات یہ محاورہ استعمال فرماتا ہے کہ ہم نے یہ کیا "تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے"، نادان آدمی یہ سمجھتے ہیں کہ بالکل کھلی کھلی سی بات ہے۔ خدا تعالےٰ کو پہلے ہی علم ہے یہ کیوں کہتا ہے کہ وہ ایسا کر دیا "تاکہ خدا تعالےٰ جان لے۔ حالانکہ اگر اس کا مرتمکس سوچیں تو فوراً اس کا مفہوم سمجھ آجائے گا۔ اگر وہ نہ ہو تو خدا تعالیٰ نہیں جانے گا پھر۔ کیونکہ جو ہے، وہی جانتا ہے۔ جو نہیں ہے وہ نہیں جانتا۔ کیونکہ فرضی باتوں پر تو خدا تعالیٰ کا کوئی علم نہیں ہے۔ جو ایسی باتیں ہیں جو ہیں ہی نہیں۔ جو عدم ہیں۔ اُن کے متعلق تو خدا کا صرف یہی علم ہے کہ وہ عدم ہیں۔ اس لئے جو بات ہو نہیں سکتی یا ہو نہیں جاتی اس کا علم خدا کو نہیں ہوتا۔ اور جو لازمی ہونی ہوتی ہے اُس کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے اگر علم ہوتا ہے تو اُسے ہو کے رہنا پڑے گا۔ ورنہ علم جھوٹا ثابت ہو جائے گا۔

تو جس کنارے سے بھی آپ نظر ڈالیں خدا کے علم کا تقاضا ہے کہ ایک بات ضرور ہو اور جو بات ضرور ہو گی صرف اُس کا علم ہوگا۔ پس

خدا تعالیٰ کی سنت یہ ہے

کہ وہ اپنے دوست کہلانے والوں کو ایسے ابتلاء میں سے گذارتا ہے کہ اُن کی ذات کے متعلق جو خدا کا علم ہے۔ وہ سچا ہو کر دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائے۔ وہ علم عمل میں ڈھل جاتا ہے۔ اور پھر وہ لوگ جو ادنیٰ اور حقیر اور ذلیل ہونے کے باوجود وفا کرتے ہیں وہ یقیناً اس لائق ہیں کہ ان کی غیر معمولی قدر کی جائے۔

دیکھیں اگر آپ کی ضرورت کے وقت اگر کوئی امیر آدمی آپ کے کام آئے تب بھی آپ اُس کے زیر احسان آجاتے ہیں۔ لیکن امیر آدمی کے اگر غریب آدمی کام آجائے۔ کچھ نہ ہونے کے باوجود تو جو جذبہ اُس امیر کے دل میں پیدا ہوتا ہے اس کو اس پہلی حالت کے جذبے سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ ایک طاقتور شخص ضرورت کے وقت اگر کسی کمزور کا محتاج ہو جائے اور وہ قربانی کر کے اُس کی مدد کرے تو یہ جو وفا اور ایثار کا مظاہرہ ہے یہ اپنی ذات میں بہت بڑی عظمت رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو قادر مطلق ہے اس کے مقابل پر بندے کمزور، اور بالکل بے حقیقت ہیں۔ خدا چاہے تو اپنے پیغام کو خود ہی دنیا پر غالب کر سکتا ہے۔ لیکن چند کمزور، بے حقیقت، ناکارہ بندے جن کو ساری دنیا دھتکار رہی ہوتی ہے۔ اور ذلیل کر کے مردود کر دیا کرتی ہے اس وقت اس حالت میں بھی وہ خدا سے وفا کرتے ہیں تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کتنی رحمتیں جذب کرنے والے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی نقشے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے"۔ وہ پہلے بھی مقبول ہوتے ہیں لیکن ایسے مقبول جو نظر سے غائب ہیں۔ اگر وہ دنیا کی نظر میں مقبول ٹھہرتے تو ان کی مخالفت کبھی نہ کرتی۔ لیکن بلند مینار پر فائز جیسے تو دنیا کو دور دور سے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اس محاورے میں اُن کی شان کا بھی اظہار ہے۔ اور اُن کی شان کا دنیا پر ظاہر ہونے کا بھی اظہار ہے۔ پھر وہ چھپے ہوئے مقبول نہیں رہتے۔ بلکہ دور دور تک اُن کی قبولیت کی شہرت پھیلتی ہے۔ ایسے واقعات اُن کے حق میں رونما ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں قومیں دور دور سے ان کی مقبولیت اور ان کی فتح کے گیت گانے لگتی ہیں۔ اور اُن کی حیرت انگیز فتح کی مثالیں دی جانے لگتی ہیں۔

تو اس چھوٹے سے فقرے میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑے گہرے، اور بڑے وسیع فلسفے کو بیان فرمایا اور ایک انتہائی معجزانہ کلام کے ذریعہ، جو فصاحت و بلاغت کا مینار ہے، اس مضمون کے ہر پہلو پر روشنی ڈالدی۔ پھر فرماتے ہیں:۔ "اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے اُن کو سکھا دے"۔ ابتلاء کے دور کا معارف سیکھنے کے ساتھ جو

جو تعلق ہے یہ ایسی بات نہیں ہے جو کسی عام شخص کو معلوم ہو سکے۔ کوئی دنیاوی عقل اور دنیاوی علم رکھنے والا ایسی بات کر ہی نہیں سکتا۔ یہ وہ خاص مقامات ہیں جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ایک پہاڑی چشمے کی طرح خود بخود پھوٹتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ صرف صاحب عرفان کا کام ہے کہ اس قسم کی بات کرے کہ ابتلاء کے دور سے گزر کر

عرفان کے باریک اور دقیق نکات

انسان کو معلوم ہوتے ہیں، اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت جماعت جو ابتلاء کے دور میں سے گزر رہی ہے اُس پر عرفان کی بارش نازل ہو رہی ہے۔ وہ لوگ جو مصیبتوں میں سے گزرتے ہیں اُن حالتوں میں مجھے خط لکھتے ہیں یا اُس کے بعد لکھتے ہیں یا مصیبتیں جب اُن پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار کھڑی ہوتی ہیں، اُس حالت میں خط لکھتے ہیں۔ اُن خطوں کے اندر جو معارف یا نکات بیان ہوتے ہیں وہی لوگ جو اُس سے پہلے خط لکھتے رہے۔ ان خطوں کے درمیان آپس میں کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ معمولی ان پڑھ لوگ ایسے ایسے معرفت کے نکتے سمجھ جاتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے لیکن ظاہری طور پر اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خوف کے وقت تو اور کسی چیز کی ہوش ہی نہیں ہوا کرتی اپنے جسم کی، اپنی جان کی، اپنے عزیزوں کی، اپنے مال کی، اپنی چیزوں کی فکر ہوا کرتی ہے۔ اس وقت معرفت کے نکتے سیکھنے کا کون سا وقت ہوتا ہے! لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃً عارف باللہ تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ یہ عرفان عطا فرما رہا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ ابتلاء اس لئے ہوتا ہے تاکہ معرفت کے باریک اور دقیق نکتے ان کو سمجھائے جائیں۔ اور اس وقت جماعت جس دور سے گزر رہی ہے میں جانتا ہوں کہ بعینہٖ یہی واقعہ جماعت کے ساتھ گزر رہا ہے۔

یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ پھر فرمایا۔

"زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ابتدائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔"

یہ جو الفاظ ہیں ان دونوں میں آپؑ نے ایک مضمون باندھا ہے۔ "عاجزانہ" اور "غریبانہ" کے الفاظ کے ساتھ فرمایا دیکھو۔ داؤدؑ کی ابتدائی حالت میں جو زبور میں ہمیں ان کے گیت ملتے ہیں۔ ان میں عاجزانہ نعرے پائے جاتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے تکلیف اور ابتلاء کے دور میں، ان کی تضرعات میں ایک غریبانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ خدا کے انبیاء اور وہ سب جن کو خدا تعالیٰ عرفان عطا فرماتا ہے۔ عاجز ہی ہوتے ہیں اور غریب ہی ہوتے ہیں۔ مگر ابتلاء کے وقت میں اپنے عجز اور غربت پر اُن سے بڑھ کر اور کون واقف ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے ان کی عاجزی اور ان کی غربت ابتلاء کے بغیر ایک نظریاتی دائرے سے تعلق رکھنے والا عجز ہے اور ایک نظریاتی دائرے سے تعلق رکھنے والی غربت ہے۔ لیکن جب وہ لوگ ابتلاء کے دور سے گزرتے ہیں تو جانتے ہیں کہ ہم واقعۃً غریب ہیں۔ خوب پہچان لیتے ہیں کہ ہم واقعۃً عاجز ہیں خدا کے سوا کوئی طاقت نہیں ہے جو ہمیں بچا سکے۔ اُس وقت ان کی جو کیفیت ہوتی ہے اُس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "عاجزانہ نعرے" اُن کا نشان بن جایا کرتے ہیں۔ یہاں "عاجزانہ نعرے" بھی

بہت ہی عظیم الشان فصاحت و بلاغت کا کرشمہ

ہے۔ نعرے کے ساتھ تو "فتح" کا مضمون باندھا جاتا ہے۔ عجز کے ساتھ "نعرہ" کیا! لیکن وہ لوگ جو جانتے ہیں بعض دفعہ ملنگ، جو صحیح معنوں میں ملنگ ہوتے ہیں، وہ ملنگی اور غربت میں نعرے لگایا کرتے ہیں۔ نعرہ نشان ہے فتح کا اور کامل توکل کا۔ اور کامل یقین کا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت داؤدؑ کو عملاً یہ خراج تحسین پیش فرما دیا ایک چھوٹے سے لفظ کی ایزادی کے ساتھ وہ ابتدائی حالت میں جو انتہائی کمزوری کی حالت تھی، اس وقت بھی عاجزانہ نعرے لگایا کرتے تھے۔ عجز کے اندر ایک تقدیر کا معنی بھی تھا کہ ہم عاجز ہیں اور ہمارے لئے خدا کے سوا کچھ بھی نہیں لیکن اسی میں ہماری عظمت ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ پھر فرمایا:-

"مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں۔"

مسیحؑ کے لئے تضرعات کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس لئے کہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں، فرق اس لئے کر کے دکھایا گیا ہے کہ حضرت داؤدؑ کو اپنی زندگی میں کامل غلبہ نصیب ہوا تھا۔ اور ان کی فتح کا زمانہ بہت دور نہیں تھا۔ اس لئے ان کو زیبا تھا کہ عجز کے ساتھ نعرے بھی لگائیں لیکن حضرت مسیحؑ کے ساتھ ایک لمبی غربت کا دور وابستہ کیا گیا تھا۔ نسلاً بعد نسلاً آپؑ کو ابتلاء میں سے گزرنا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؑ کے لئے "غریبانہ تضرعات" کا محاورہ استعمال فرمایا، حضرت داؤدؑ کے "عاجزانہ نعروں" کے مقابل پر۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں:-

"اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانونِ قدرت کی تصریح کرتے ہیں۔"

یہ الفاظ بھی بہت ہی معنی خیز ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آپؑ نے استعمال فرمائے۔ "عبودیت" کہکر آپ نے

کامل تسلیم و رضا کا مضمون

باندھ دیا۔ فرمایا کہ وہاں آپ کی عاجزی اور گریہ وزاری میں طلب کا مضمون اتنا نہیں تھا۔ مدد مانگنے کا مضمون اتنا نہیں تھا جتنا غلامی کا مضمون تھا۔ کہ ہم تیرے ہیں اور تیرے ہی ہو چکے ہیں۔ اس لئے جس حال میں بھی تو ہمیں رکھے گا ہم فتح مند ہی فتح مند ہیں کیونکہ فتح عبودیت سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اتفاقی حادثات کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوتا کہ ذہن میں کوئی خیال، کوئی لفظ آ گیا تو آپ نے وہاں باندھ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر غور کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تبھی آپ فرماتے ہیں کہ:-

"جو تین دفعہ میرے کلام کو نہیں پڑھتا وہ متکبر ہے۔"

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو تین دفعہ نہیں پڑھتا وہ متکبر ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس شخص کے ذہن میں یہ بات ہو کہ وہ میرے مطالب کو سرسری مطالعہ سے ہی پا جائیگا وہ بیوقوف اور متکبر ہے۔ میری عبارتیں سطحی مطالعہ سے سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ انہیں بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس تین کا لفظ بھی ایک مثال کے طور پر بیان ہوا ہے۔ ضروری نہیں کہ آپ بعینہٖ تین دفعہ پڑھ لیں تو متکبر کی بجائے عاجز بن جائیں گے۔ مراد یہ ہے کہ بار بار پڑھو اور غور کرو۔ کیونکہ تم ایک دفعہ گزرو گے تو تمہیں اور چیز نظر آئیگی۔ دوسری دفعہ گزرو گے تو تمہیں اور گہرا غور کرنے کا موقعہ ملے گا تو کم سے کم تم تین مرتبہ تو غور کرو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ پیش آنے والے ابتلاء کو عبودیت کے ساتھ جو باندھا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت پر غور کرنے سے بعینہٖ یہی مضمون ثابت ہوتا ہے۔ جنگ بدر کا وقت ایسا تھا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کے لئے زندگی اور موت کا وقت تھا۔ یعنی ان معنوں میں جو دنیا کے محاورے میں کہا جاتا ہے۔ ورنہ آپؐ کے لئے تو ہمیشہ کے لئے ایک ابدی زندگی کا وقت ہی تھا موت تو آپ کے سامنے پیش ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے باوجود محاورۃً قرآن کریم نے بھی یہ مضمون باندھا ہے:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ (انعام: ۱۶۳) تو ایک رنگ میں موت کا لفظ ہی صادق آتا ہے مگر اور معنے رکھتا ہے۔ بہر حال، زندگی اور موت کا سوال ان معنوں میں تھا کہ اگر صحابہؓ اس وقت جنگ ہار جاتے تو اسلام ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا

اس کے سوا کچھ تھا ہی نہیں اُن کے پاس۔ جو کچھ تھا وہ لیکر نکل کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فتح کی دعا نہیں مانگی۔ آپؐ نے یہ دعا مانگی کہ اے خدا اگر آج تو نے ان لوگوں کو، اس چھوٹی سی جماعت کو مٹنے دیا تو تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یہ

عبودیت کے ساتھ گہرے عشق کا اظہار

تھا۔ حالانکہ ایسے خطرناک وقت میں پہلا کلمہ زبان پر نصرتِ الٰہی کی طلب کا آنا چاہیئے۔ لیکن بار بار گریہ وزاری کے ساتھ یہی فرماتے تھے کہ اے خدا میں تو عبادت کیلئے قیام کی خاطر آیا تھا۔ میرے آنے کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ اگر آج اس میدان میں ہمیں شکست ملی تو پھر قیامت تک تیری عبادت کوئی نہیں کرے گا۔ بہت ہی عظیم الشان دعا تھی اور فتح کے لئے اس سے بہتر دعا مانگی ہی نہیں جا سکتی۔ مگر اس کو عبودیت کا ابتہال فرمانا، یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کامل عرفان پر دلالت کرتا ہے۔ ایسا عشق تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اور ایسا عرفان تھا آپؐ کی ذات کا کہ اُن کیلئے بعینہٖ یہی الفاظ زیب دیتے تھے۔ اور یہی آپؐ نے اختیار فرمائے:۔

"اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء اُن مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاؤں کی برکت سے انہوں نے پا لئے۔ ابتلا نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں ... اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں۔ کہ اُن پر آندھیاں چلیں اور سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے اُن پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے۔ اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربّانی مددوں نے بھی، جن کا اُن کو بڑا بھروسہ تھا، کچھ مدت تک منہ چھپا لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے۔ ایسا انہیں تنگی اور تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں اور اپنے تئیں اور ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ اُن پر ذرا مہربان نہیں۔"

یہ واقعات بھی روزمرّہ کی زندگی میں گزرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسا ہوا کرتا ہے، پیار میں آزمائش ہیں۔ مائیں بعض دفعہ منہ بسور کر بچے پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور وہ لاڈ ہور ہا ہوتا ہے۔ کوئی ناراضگی نہیں ہوتی وہ دیکھتی ہیں کہ وہ پھر اس وقت کیا حرکت کرتا ہے۔ کیا ناراضگی کے جواب میں غصہ دکھاتا ہے یا بدتمیزی شروع کر دیتا ہے یا اور زیادہ پیار کا اظہار کرتا ہے۔ تو وہ ایک چند لمحے کی آزمائش ہوا کرتی ہے لیکن عظیم تر مقاصد میں، بلند رشتوں میں اور تعلقات میں، بعض دفعہ یہ آزمائشیں لمبے عرصے تک پھیل جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ اُن کو ناراض سا بن کر دکھایا، یہ کوئی غیر حقیقی چیز نہیں ہے۔ عملاً تعلقات کے دائرے میں ایسا ہوا کرتا ہے اور اس کے بعد جو محبت کا پھل ایک محبت کرنے والے کو نصیب ہوتا ہے وہ پہلی حالت سے بہت زیادہ بہتر حالت میں اس کو لے جاتا ہے۔

"..... اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ اُن پر ذرا مہربان نہیں بلکہ اُن کے دشمنوں پر مہربان ہے۔"

یہ عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی ۹۰ برس پہلے لکھی تھی اور اُس وقت کوئی ایسی کیفیت نظر نہیں آتی تھی جہاں تک آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کر سکتے ہیں آپ کو یہی ملے گا کہ آپؑ کی دعائیں مقبول ہو رہی تھیں خصوصیت کے ساتھ جس دور میں یہ کتاب لکھی گئی۔ یہ "سبز اشتہار" کا دور ہے اور دشمن ذلیل وخوار ہو رہا تھا اور بڑے بڑے دشمن جو مقابلے کے لئے نکلے، خدا تعالیٰ نے انہیں خائب و خاسر کر کے دکھایا۔

یہ آئندہ کے کسی دور کی طرف اشارہ تھا

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور آئندہ کسی دور کے لئے جماعت کو تیار فرما رہے تھے۔ چنانچہ فرمایا کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ عام کم فہم لوگ یا ایمان میں ناقص لوگ یہ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ خدا تو دشمن پر مہربان دکھائی دینے لگا ہے:۔

"بلکہ اُن کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا ہے۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔"

یہ واقعات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تو نظر نہیں آ رہے۔ یہ آج کا زمانہ ہے جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت کھینچا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ خبر دینے کے نتیجے میں آپؑ یہ کلام کر رہے ہیں۔

"... غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت اور سختی سے نازل ہوتی ہے۔ ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں اُن پر ہوئیں۔ پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادے سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب اور شدائد کا بار اُن پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے چلے گئے اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دلایا گیا اُسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعتِ ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہو گئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو، جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو!"

یعنی یہ تو وہ مضمون ہے جو ہمیشہ ہوتا آیا ہے اور آپ کو خدا تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے مطابق آئندہ جماعت کو بھی پیش آنا تھا۔ اس کے لئے تیاری کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے میرے دوستو، جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو! خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے مطابق جو قدیم سے جاری ہے ...."

پھر فرمایا ہے .....:۔
ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی۔ کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے۔"

یہاں حال کا مضمون معاً مستقبل کے مضمون میں تبدیل فرما دیا گیا

وہ جو ابتلاء کا دور جاری تھا اُس میں کچھ مزید اضافے ہونے والے تھے نئی شکلوں میں ابتلاء نے ظاہر ہونا تھا اس لئے جیسا کہ میں بیان کر رہا ہوں پہلے مضمون کا بھی مستقبل کی بعض خبروں سے تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اُسی سنت اللہ کے مطابق جو قدیم سے جاری ہے۔"

لیکن آئندہ کیا ہو گا؟ فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ یہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے ....."

کتنی صفائی کے ساتھ یہ پیشگوئی اس زمانے میں پوری ہو رہی ہے یا ہو رہی ہے؟ حیرت ہوتی ہے۔ آپ آگے سنیں:۔

".... اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ تو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے تو تم ایسا نہ کرو۔ کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔ یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا کی لعنت ساتھ نہ ہو تو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے ...."

پہلا مضمون جو صبر اور توکل سے تعلق رکھتا تھا۔ اسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے مضمون میں داخل فرمایا ہے اور اپنی طرف سے نہیں۔ فرماتے ہیں جب میں نے ان باتوں پر غور کیا کہ ان حالات میں ہم کیا کریں اور کسطرح تیری رضا کو حاصل کریں، فرمایا بار بار مجھے یہی خدا تعالیٰ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ تقویٰ سے۔

"..... سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اُس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ ...."

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئندہ آنے والے ابتلاؤں کا بھی انتہائی صفائی کے ساتھ نقشہ کھینچا اور ان سے بچنے کا طریق بھی واضح فرما دیا اور بالآخر اس مضمون کو اتنا آسان فرما دیا کہ ہر انسان کی پہنچ میں آ جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ تقویٰ کی بہت لمبی چوڑی تفصیل بیان فرما کے ایک کمزور انسان کو مرعوب اور مغلوب کر دیتے اور وہ یہ خیال کرتا کہ

تقویٰ کا اختیار کرنا

میری طاقت میں نہیں ہے۔ آپؑ نے اُس کا مرکزی نقطہ کھول کے رکھ دیا ہے۔ فرمایا اس کا دل کے ساتھ تعلق ہے اور دل میں پہلے خیالات پیدا ہوتے ہیں جو بد ہوں یا نیک ہوں وہ رفتہ رفتہ اعمال پر غالب آنے لگ جاتے ہیں اور اعمال پر وہی رنگ چڑھا دیتے ہیں۔ اور ہر شخص کی استطاعت میں ہے کہ ان خیالات کی نگرانی کرتا رہے۔ اگر با شعور طور پر ہر روز اپنے دل میں پیدا ہونے والے محرکات اور خیالات اور وساوس اور توہمات یا نظریات کی جانچ پڑتال کرتا رہے اور جس طرح آپ نے فرمایا، پان بیچنے والا، پانوں کو اُلٹتا پلٹتا رہتا ہے اور خراب حصے کو دیکھ کر کاٹ کر ایک طرف کر دیتا ہے۔ یہ مثال ان لوگوں کو پوری طرح سمجھ آ سکتی ہے جنہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے معاشرے میں پان بیچنے والے دیکھے ہیں۔ مجھے یاد ہے بچپن میں ہم کئی دفعہ پان کی دکان کے سامنے کھڑے ہوتے تھے تو وہ پان بناتا بھی جاتا تھا اور جب وقت ملتا تھا بیچ میں ایک پان کو اٹھایا، الٹایا، دیکھا۔ کہیں گلے ہوئے ٹکڑے کو کاٹا اور پھر الٹا کے رکھ دیا۔ وہ اُن کو الٹتا پلٹتا رہتا تھا اور ٹکڑوں کو، کچھ حصوں کو کاٹتا رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت پڑھ کے پھر سمجھ آئی کہ وہ کیا حرکتیں کیا کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر ایک گلا ہوا حصہ اس کے ساتھ باقی رہنے دیا گیا تو رفتہ رفتہ وہ باقی حصے کو بھی گلا دیگا۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ اسکو موقعہ ملے کہ وہ باقی حصے پر چھا جائے وہ اس کو کاٹ کر الگ کر دیتا تھا۔ تو ابتدا میں ایسا ہونا ممکن ہے۔ جب بدی عمل میں ڈھل جاتی ہے جب خیال ایک برائی کی صورت پکڑ جاتا ہے تو اس وقت اس کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

تقویٰ کے اصول کا ایک عظیم الشان راز

ہمیں سمجھا دیا ہے۔ دل میں جب خیال اُٹھتے ہیں تو اس وقت اُن کو پکڑو۔ اُس وقت ان کو نظر کے سامنے پھیرنا شروع کرو۔ جو اچھے خیالات ہیں اُن کو اور نشوونما دو اور پیار کے ساتھ بڑھاؤ۔ اور جو خیالات گندے آتے ہیں ان کو ایک طرف کرتے چلے جاؤ۔ مگر جو لطف کی بات اس عبارت میں ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کسی خیال کو پورا گندہ اور کسی خیال کو پورا پاک قرار نہیں دیا۔ عام انسانی تجربہ سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ ہمارے گندے خیالات میں بھی کچھ نہ کچھ نیکی کے پہلو ہوا کرتے ہیں۔ اور ہمارے اچھے خیالات میں بھی کہیں نہ کہیں ریا کا کیڑا یا کوئی اور ذاتی خواہشات کا رنگ داخل ہو کر اس نیکی کے خیال کو کچھ ذرا گندہ کر دیتا ہے تو آپؑ فرماتے ہیں کہ اپنے خیالات کو بالکل رد یا بالکل مقبول نہ کرو۔ بلکہ پرکھا کرو فکر و نظر کی آنکھ سے دیکھو اور الٹاؤ پلٹاؤ اور دیکھو کہ کونسا حصہ گندہ ہے۔ کونسا حصہ رکھنے کے لائق ہے۔ جو رکھنے کے لائق ہے اُسے سنبھال لو۔ اور جو گندہ ہے اُسے کاٹ کے پھینک دو۔

تو تقویٰ کے اصول کی اس سے زیادہ آسان راہ جو ہر انسان کی دسترس میں ہے سوچی بھی نہیں جا سکتی۔ اور بہت ہی بااثر ہے۔ اس کے نتیجے میں انسان کی زندگی پر حیرت انگیز اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس کی ساری زندگی کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔ سارے اعمال کی شکل تبدیل کر سکتے ہیں۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس ابتلاء کے دور سے اس قسم کے فائدے اٹھائے گی۔ یہ فائدے ہماری جھولیوں میں باقی رہنے والے فائدے ہیں۔ یہ فائدے ایسے ہیں جو اس دنیا میں بھی ہمیشہ ہمارا ساتھ دیں گے۔ بلکہ ہماری نسلوں پر بھی نیک اثر ڈالیں گے۔ نسلاً بعد نسلاً یہ چیزیں جو آج ہم سیکھیں گے۔ اس ابتلاء کے دور سے یہ ہماری اولاد کو ورثے میں ملتی چلی جائیں گی۔ اور پھر ہماری بھی اور ان کی بھی دوسری زندگی میں بھی کام آنے والی چیزیں ہیں۔ وقتی طور پر ابتلاء آتے ہیں اور گذر بھی جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ابتلاء کے گذرنے کے بعد جو فتح کا احساس ہے۔ وہ ہی ہماری جزا ہے۔ وہ کم فہم لوگ ہیں اُن کو معلوم نہیں کہ وہ جزا نہیں ہوا کرتی۔ جزا ایک لمبی اور باقی رہنے والی جزا ہوا کرتی ہے۔ یعنی الٰہی معاملات میں وہ جزا ایک آنے جانے والی چیز ہے جس کی کوئی لمبی حقیقت نہیں ہے۔ وہ فتح ضرور نصیب ہو گی لیکن یہ ماحصل ہے ہماری قربانیوں کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ اس دور میں سے گزرتے ہوئے ہم اپنی تقویٰ کی حالتیں مضبوط کر لیں۔ اپنی کمزوریوں کو دور کر دیں۔ اور رضائے باری تعالیٰ کے حصول میں فکر مند اور غلطاں رہیں۔ اور کوشش کرتے رہیں کہ ہم مقبولیت کے معیار پہ فائز کئے جائیں۔ یعنی خدا کی مقبولیت پیش نظر ہو دنیا کی آنکھ پیش نظر نہ ہو۔ یہ

اگر ہمیں حاصل ہو جائے تو ایک ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والی فتح ہے۔ جسے دنیا کی کوئی قوم مٹا نہیں سکتی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

خطبہ ثانیہ :۔

آج نمازِ جمعہ کے بعد

چار مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب

ہوگی۔

پہلے، مکرم جمال الدین صاحب قادیانی، جو وقفِ جدید کے معلّم تھے، اور غریب مزاج، فدائی، سلسلے کے کارکن تھے۔ انہوں نے بہت لمبی بیماری کے باوجود کام نہیں چھوڑا اور خدمتِ دین سے روگردانی نہیں کی۔ آج سے تقریباً دس، بارہ سال پہلے، شاید اس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہو، ان کو جگر کا کینسر ہو گیا تھا اور لاعلاج قرار دے کر ہسپتال سے فارغ کر دیئے گئے۔ پھر ہمارے ربوہ کے ہسپتال میں بھی زیرِ علاج رہے اور وہاں سے بھی لاعلاج قرار دے کر بالآخر انہیں فارغ کر دیا گیا۔ ان کا بچہ میرے پاس روتا ہوا آیا کہ اب تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ان کی موت دو تین روز میں یقینی ہو گئی ہے۔ اور اب کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ اس بچے کی حالت کچھ ایسی تھی کہ میرے دل سے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے خاص دعا بلند ہوئی۔ اور میں نے ان کا ہومیوپیتھک علاج بھی شروع کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ تین دن میں، مرنے کی بجائے تقریباً تیسرے دن ہی، بچہ پھر میرے پاس آیا اور دریافت کیا کہ کیا میرے پاس مالٹے کے جوس کی کوئی بوتل ہے۔ میں نے پوچھا، کیوں، تو اس نے کہا کہ چھ سات مہینے کے بعد پہلی دفعہ اس بیماری کے دوران، میرے ابا کے دل میں کچھ پینے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ ورنہ نہ غذا کی خواہش تھی نہ پانی کی تمنا تھی۔ تو چونکہ وقفِ جدید میں جوس کی بوتلیں تیار ہوا کرتی تھیں اس لئے اس بچے کو خیال آیا۔ میں نے کہا، لو، جتنی چاہو۔ چنانچہ وہ جوس لے کر گیا اور دوسرے دن آکر مجھے بتایا کہ وہ بڑے شوق سے پینے بھی لگ گئے ہیں، اور کھانا بھی مانگنے لگ گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ اب اللہ کے فضل سے بچ گئے ہیں۔

چنانچہ اس کے بعد چند مہینے کے اندر ہی، بظاہر بالکل صحت یاب ہو کر کام پر ڈیوٹی دینے کے لئے رپورٹ کر دی۔ اور باقاعدہ کام کرتے رہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت پر کینسر کے کچھ اثرات ضرور تھے کیونکہ جب ملتے تھے تو معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی انسان کسی تکلیف کو دباتا ہے۔ پوری ہوش کی حالت نہیں ہوتی۔ مگر یہ اللہ کا فضل ہوا کہ شدید بیماری کے رنگ میں جو مہلک ثابت ہوا اُس کینسر نے دوبارہ پھر اپنی کوئی صورت نہیں دکھائی ورنہ بالعموم ایسے کینسر جو اس انتہا کو پہنچ چکے ہوں۔ وہ تیسرے یا چوتھے سال دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور وہ آخری حملہ ہوا کرتا ہے۔ مگر خدا نے اپنا بڑا فضل دکھایا۔ تو ان کے وصال کی ابھی خبر ملی ہے۔ ان کی نمازِ جنازہ غائب ہوگی۔ اور ایک سید نذیر احمد شاہ صاحب ہیں جو ہمارے سلسلے کے پرانے کارکن تھے۔ پہلے صدر انجمن میں انسپکٹر ہوا کرتے تھے پھر ریٹائرمنٹ کے بعد تحریکِ جدید میں انسپکٹر تعینات ہوئے۔ چند دن ہوئے ان کا دل فیل ہو جانے سے وفات واقع ہو گئی ہے۔

محمد اشرف صاحب جنجوعہ۔ ان کے والد رحمت علی صاحب جنجوعہ لکھتے ہیں کہ تیس سال کی عمر کا ان کا جوان بیٹا، بس کے حادثے میں شہید ہو گیا ہے۔ ان کے لئے بھی مغفرت کی دعا اور نمازِ جنازہ غائب۔ اور ایک سید بشیر احمد شاہ صاحب ابن سید امیر شاہ صاحب درخواست منجانب ذکیہ مرزا بیگم صاحبہ لندن۔ یہ ہماری لندن کی جماعت کی خاتون ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ان کے ماموں تھے۔ میں انہیں گو ذاتی طور پر تو نہیں جانتا، لیکن بہرحال ان کو بھی ان مرحومین کی فہرست میں شامل کیا جائے۔"

بدر کی توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

عید الفطر کے موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ پاکستان کے نام

تہنیت عید پر مشتمل حضور ایدہ اللہ کا

خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہربانی فرما کر جملہ جماعتوں تک میرا یہ عید کا پیغام پہنچا دیں۔ اللہ کی وحدانیت کے اقرار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کے جرم میں دردناک مظالم کی چکی میں پیسے جانے والے ہمارے بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو محبت بھرا سلام عید مبارک۔

ان کو بھی جو راہِ مولیٰ میں شہید ہوئے اور عند اللہ زندہ ہیں اور ان کو بھی جو ان کی پیار بھری یادیں لئے جی رہے ہیں۔ ان کو بھی جو راہِ مولیٰ پر قدم مارنے کے جرم میں پابند سلاسل ہیں اور ان کو بھی جو بظاہر آزاد ہیں لیکن آزادی کے عزیز ترین بنیادی حقوق سے محروم کر دیئے گئے ہیں ان کو بھی جو جورِ ستم کا براہِ راست نشانہ بنے اور ان کو بھی جن کی زندگی اپنے مظلوم بھائیوں کی یاد میں ایک دردِ پیہم بن گئی ہے۔ انکو بھی میرا محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا تحفہ پہنچے۔ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ۔ یعنی جنہوں نے اپنے خدا سے باندھے ہوئے پیمانِ وفا کو سچا ثابت کر دکھایا ہے اور ان کو بھی جو "مَنْ یَّنْتَظِرُ" یعنی وہ جو ابھی انتظار میں ہیں۔

اے مہجور و اور صبر و رضا کے مجسمو! اے ثباتِ قدم دکھانے والو!! جو وفا کے پیکر ہو! یہ عید تمہاری عید ہے۔ ہر آن تمہیں فرشتوں کی حفاظت کا پہرہ میسر ہو۔ ہر لمحہ اور ہر قدم رحمتِ باری کا سایہ تمہارے سروں پر چھایا رہے۔ آسمان سے اللہ کی رضا کا مائدہ لا متناہی انعام لیکر تم پر نازل ہو جو تمہارے لئے بھی عید ہو اور آخرین کے لئے بھی۔ یقین رکھو کہ یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اک دن تم میرے یار کو آنے دو۔

خدا حافظ و ناصر

۲۵ مئی ۱۹۸۷ء
لندن

والسلام۔ خاکسار مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع)

عالمگیر جماعت احمدیہ کے نام

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام عید الفطر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ عید سعید ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اس مقدس دن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نزدیک جو بھی خوشیاں وابستہ ہیں وہ سب آپ کو نصیب ہوں۔ دنیاوی لحاظ سے بھی آپ پھلیں اور پھولیں اور دینی لحاظ سے بھی آپ پھولیں اور پھلیں اور اسلام کا نور سب دنیا میں پھیلائیں تا کہ وہ ہمیشہ رہنے والی عید ہمیں جلد نصیب ہو جو فتح اسلام کی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

اِس عید کے موقع پر جو پیغام میں نے احباب جماعت پاکستان اور بنگلہ دیش کو بھجوایا ہے، وہ آپکو بھی بھجوا رہا ہوں۔ اس پیغامِ عید میں آپ بھی شریک ہیں۔

والسلام

۲۵ مئی ۸۷ء
لندن

خاکسار (مرزا طاہر احمد) خلیفۃ المسیح الرابع

(بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن ۱۹ جون ۱۹۸۷ء)

قسط سوئم

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی
اور
داعی الی اللہ کی تحریک

تقریر مکرم سید عبدالباقی صاحب جیوڈیشل مجسٹریٹ دیوگھر (بہار) برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

احباب کرام! ۱۹۳۴ء میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ میں جذبۂ تبلیغ اسلام کو فروغ دینے کے لئے "تحریکِ جدید" نام سے ایک الٰہی تحریک کا اجراء فرمایا۔ اور جماعت میں قربانیوں کی روح پیدا کرنے والے مطالبات رکھے۔ ۱۹۴۶ء میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو اپنی تبلیغی مساعی کو انتہا تک پہنچا دینے کی غرض سے فرمایا:-

"پس پھیل جاؤ دُنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دُنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی گوشہ، دُنیا کا کوئی ملک اور دُنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہؓ پھیلے تھے۔ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ ساتھ سلسلہ کی عزت کو قائم کرو۔ جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ ساتھ سلسلے کی ترقی اور سلسلے کی عزت قائم کرو۔"

(بدر ۱۸ فروری ۱۹۸۲ء)

چنانچہ جماعت احمدیہ کی اس الٰہی تحریک اور تبلیغی مساعی کی تاب نہ لاکر مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ مجلسِ احرار کے سرخیل مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے فخریہ انداز میں اس دعویٰ کا اعلان کیا کہ:-

"... مسیح کی بھیڑو! تمہیں کوئی سزا نہیں اور یہ مجلس احرار ہے جس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔"

(بحوالہ بدر ۷ مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۸)

اس کے مقابل پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ:-

"میں دیکھ رہا ہوں کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلی جا رہی ہے۔"

(بحوالہ بدر ۵ ؍ ۱۷ صفحہ ۸)

مجلس احرار کی طرف سے جماعت کی بڑی مخالفت ہوئی۔ مگر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ یہی کہ وہ خود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بیٹھ گئی اور جماعت احمدیہ، تحریکِ جدید کے ذریعہ نہایت مضبوطی کے ساتھ ساری دُنیا میں پھیل گئی۔

حضور رضی اللہ عنہ نے مجلس احرار کی شکست اور جماعت احمدیہ کی اس تبلیغی تحریک کے نتائج سے متعلق قبل از وقت یہ اعلان فرما دیا تھا کہ:-

"ہم ان سے کہتے ہیں تم کیا اگر تم دُنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بُلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ۔ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے۔ اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکراتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اور اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چور ہو جائیں گے۔ یہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور اس کی مشیت اور ارادہ ہے کہ اسے کامیاب کرے۔ اس کے خلاف کوئی انسانی طاقت کچھ نہیں کر سکتی بے شک ہم کمزور ہیں ضعیف ہیں۔ اس کا ہمیں اقرار ہے مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ہمیں یقین ہے۔ اور اس کے متعلق ہم کوئی ضعف نہیں دکھا سکتے .... خواہ وہ کتنی بڑی فوجوں کے ساتھ ہمارے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ لڑائی کا نام اسلامی اصطلاح میں آگ رکھا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

(تابعین اصحاب احمد جلد ہفتم صفحہ ۴۳)

۱۹۵۳ء میں خلافت راشدہ کی مخالفت اور بھی زیادہ سخت ہو گئی۔ اور احراریوں کے ساتھ مودودی اور دوسری پارٹیوں والے بھی مل گئے۔ بڑی سخت مخالفت ہوئی۔ ہندوستانی اخبارات میں آ رہا تھا کہ یہ اتنی شدید مخالفت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر پورے پاکستان سے احمدیوں کا صفایا ہو جائے گا۔ ایسے پُر آشوب دور میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:-

"خدا میری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے۔ وہ میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ وہ مجھے اور میری جماعت کو تباہ نہیں کرے گا۔ بلکہ دشمن ہی ذلیل اور شرمندہ ہو گا۔"

(بحوالہ بدر ۱۷ ؍ ۸۴ صفحہ ۸)

اس اعلان کا ہونا تھا کہ ان طوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا۔ احمدیوں کو ہلاک کرنے والے خود بُری طرح مارشل لاء کی گولیوں سے ہلاک ہو رہے تھے۔ وزیر خان کی مسجد سے مولوی عبدالستار نیازی داڑھی مونچھ منڈوا کر کھڑکی سے نکل کر بھاگ گئے۔ اس موقعہ پر مولوی مودودی صاحب اور مولوی عبدالستار نیازی کو پھانسی کی سزا سُنائی گئی جو بعد میں معاف کر دی گئی اور جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ راشدہ کی زیر قیادت پہلے سے کہیں زیادہ ترقی کر گئی۔

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسلام کی تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کے لئے صرف مردوں کو ہی داعی الی اللہ کی تحریک نہیں فرمائی بلکہ مستورات کو بھی فریضۂ تبلیغ کی طرف متوجہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا:-

"اگر تم تبلیغ نہیں کرو گی تو کون کرے گا۔ مرد تو عورتوں کو اُن کے پردہ کی وجہ سے تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اگر تم بھی اُن کو تبلیغ نہ کرو تو عورتوں میں احمدیت کس طرح پھیلے گی؟ ...... پس تم پر بھی تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح مردوں پر فرض ہے۔ اگر تم دینی کاموں میں مردوں کے ساتھ ساتھ نہیں چلو گی تو تم جماعت کا مفید عضو نہیں بلکہ پھوڑے کی طرح ہو گی جو انسان کو اُس کے فرائض سرانجام دینے سے روک دیتا ہے ...... اور تم کو عزم کر لینا چاہیئے کہ یا تو تم احمدیت قائم کر دیں گی یا مر جائیں گی۔"

(خطاب یکم اکتوبر ۱۹۸۶ء)

آپ نے تمام احمدیوں کو داعی الی اللہ بننے اور تبلیغ پر خاص توجہ دینے کے لئے یہ بھی فرمایا کہ ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بنانا ہے۔ اور دُعا کرے تو یہ کچھ مشکل امر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کوئی چیز دینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر نہ لینا سخت ناشکری ہے۔ آج یہی تحریک ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ تمام احمدیوں کو کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور پہلے کے مقابلے میں اور پوری دُنیا میں آج جماعت احمدیہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خلافت کا دور شروع ہوا تو آپ نے تبلیغ اسلام میں اور زیادہ وسعت پیدا کرنے کی غرض سے جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء کے

موقعہ پر ایک الٰہی تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کا اعلان فرمایا۔ تاکہ جماعت احمدیہ پر ٹھیک ایک صدی پوری ہونے پر ایک جشن منایا جائے اور اس کے لئے آپ نے جماعت سے ڈھائی کروڑ روپے کی مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ اس اڑھائی کروڑ روپے کی تحریک پر جماعت احمدیہ نے اسلام اور امام ہمام سے بے پناہ عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے قریباً بارہ کروڑ روپے کے وعدے پیش کر دیئے۔ حضور نے اس منصوبے کا بنیادی پہلو نفلی عبادات اور ذکر الٰہی بیان فرمایا اور اس عظیم روحانی منصوبہ کے تحت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا ایک عالمگیر منصوبہ بنایا۔ پس کیا تھا۔ تمام مسلم ممالک میں خصوصاً اور غیر مسلم ممالک میں عموماً تعصب اور مخالفت کی ایک آگ بھڑک اُٹھی۔ مسلم ممالک کی غیرت جوش میں آئی کہ یہ چھوٹی سی دعتکاری ہوئی جماعت اسلام کی تبلیغ کا عالمگیر منصوبہ بنا رہی ہے اور ہم دنیوی عیش و عشرت میں مبتلا ہیں۔ دُنیا کیا کہے گی؟ یہ انوکھی نسل کیا کہے گی کہ جس جماعت کو علماء نے کافر، ملحد اور اسلام سے خارج کئے جانے کا فتویٰ دے دیا تھا اور اس کی عالمگیر تشہیر کی گئی تھی۔ وہی کافر، ملحد اور اسلام سے خارج کی گئی جماعت' اسلام کے عالمگیر غلبہ کا منصوبہ بنا رہی ہے اور اس کو عملی جامہ پہنا رہی تھی جبکہ ہم اسلامی ممالک کے حکمران و عوام آرام و چین کی نیند سوتے رہے اور عیش و عشرت کرتے رہتے۔ دوسری طرف غیر مسلم ممالک نے یہ سوچا کہ اگر یہ جماعت اسی طرح اپنی تبلیغی مہم تیز کرتی چلی گئی اور اس کا یہ عالمگیر منصوبہ کامیاب ہو گیا تو اسلام پوری دُنیا پر غالب آ جائے گا اور ہمارا وجود تک نہیں رہے گا۔ پھر تو جس اسلام سے ہم نفرت کرتے ہیں اُس کا جھنڈا پوری دُنیا میں لہرانے لگے گا۔

چنانچہ نام نہاد اسلامی ممالک پاکستان، عرب اور لوگنڈا وغیرہ کے حکمرانوں نے خصوصاً اور دیگر اسلامی ممالک نے عموماً بڑے بڑے غیر اسلامی ممالک کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے اس عالمگیر تبلیغی منصوبہ کے خلاف ایک عالمی سازش تیار کی اور یہ کوشش کی کہ اس منصوبہ کو ناکام کیا جائے اور اس جماعت کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ عرب اور یوگنڈا کے حکمرانوں نے پاکستان حکومت یعنی بھٹو کو اربوں روپیہ دیا اور کہا کہ چونکہ اس جماعت کا عالمی مرکز اور اس کا خلیفہ و امام تمہارے ملک میں ہے اس لئے تم اس جماعت کو غیر مسلم قرار دیدو۔ اس کے خلیفہ کو نعوذ باللہ قید کر کے خلافت کے نظام کو ختم کر دو۔ انہیں بڑے بڑے عہدوں سے ہٹا دو۔ ان کی اقتصادی حالت بگاڑ دو۔ اور ہر طرح کی پابندی عائد کر دو۔ اس طرح یہ جماعت دیگر ممالک میں بھی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :-

"جتنی دفعہ بھی خدا کے نام پر خدا کے نام لیواؤں پر ظلم کئے گئے ہیں۔ بلا استثناء سارے خطۂ عالم پر ایک ہی تاریخ آپ کو دُہرائی جاتی نظر آئے گی اور وہ تاریخ یہ ہے کہ مظلوم نہیں مٹے اور ظالم مٹا دیئے گئے۔ جن کی گردنیں کاٹی جا رہی تھیں اُن کی گردنوں کو برکت دی گئی۔ جن کے اموال لوٹے جا رہے تھے اُن کے اموال کو برکت دی گئی۔ جن کے نفوس کم کئے جا رہے تھے اُن کے نفوس کو برکت دی گئی۔ جن کے گھر جلائے جا رہے تھے ان کے گھروں کو برکت دی گئی۔ جن کے بچے قتل کئے جا رہے تھے اُن کے بچوں کو برکت دی گئی۔ غرضیکہ کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں جس کو اختیار کر کے دشمن نے ان کو گزند پہنچانے کی کوشش کی ہو اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو غیر معمولی برکت نہ عطا فرمائی ہو۔"

(بدر ۱۱ اگست ۱۹۸۳ء)

ساتھ ہی ساتھ عرب حکومت نے بھی جماعت احمدیہ کو فریضۂ حج کی ادائیگی سے بعینہٖ اس طرح روک دیا جیسا کہ حضور صلعم اور آپ کی جماعت کو روکا گیا تھا۔

الغرض اس عالمی سازش کا ایک ہی مقصد تھا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہم کو روک دیا جائے اور اس کے نظام خلافت کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے۔ لیکن اس کے برعکس ہوا وہی جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :-

"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی بُرا لگے۔"

(توبہ: ۳۲)

چنانچہ پاکستان کے علماء کو جماعت کی تبلیغی مساعی میں روک پیدا کرنے کی غرض سے اس کے خلاف ظلم و تشدد کا طوفان برپا کرنے کے لئے حکومتوں کی طرف سے کروڑوں روپیہ دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں علماء نے حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کیا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور تمام بڑے عہدوں سے ہٹا دیا جائے اور اسکی تبلیغ و اشاعت پر روک لگا دی جائے۔ چنانچہ پاکستان کے صدر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک ڈرامہ رچا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی میں احمدیوں کو اُسی طرح غیر مسلم قرار دیا گیا جس طرح ابوجہل اور رؤساء مکہ نے دارالندوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی شرمناک سازش کا فیصلہ ۷ ستمبر ۶۲۲ء میں کیا تھا۔

پس ہونا کیا تھا۔ علماء دین متین نے حکومت پاکستان کا سہارا لے کر اپریل ۱۹۷۴ء سے یعنی اس عالمگیر تبلیغی منصوبہ کے منظر عام پر آنے کے چار مہینہ کے بعد سے ہی احمدیوں پر مظالم ڈھانے شروع کر دیئے۔ جماعت کی کروڑوں روپے کی املاک نذر آتش کر دی گئیں۔ یا لوٹ لی گئیں اور کئی درجن احمدیوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا' اور صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو بانگ بلند فخریہ انداز میں یہ اعلان کر رہا تھا کہ اُس نے ۹۰ سالہ مسئلہ کو حل کر دیا لیکن دوسری طرف امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نے ربوہ کی شاہراہ پر ایک بورڈ نصب کرایا ہوا تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ کی فوجیں ہماری مدد کے لئے آ رہی ہیں چنانچہ ابھی تین سال نہیں گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور وہ جو جماعت احمدیہ کا نوے سالہ مسئلہ حل کرنے کا نعرہ لگا رہا تھا ضیاء الحق کے ہاتھوں عین اُس وقت جبکہ جماعت احمدیہ پر نوے سال پورے ہو رہے تھے پھانسی کے تختہ پر لٹک رہا تھا اور اب خود اُس کا مسئلہ حل ہو چکا تھا اور اُس کے ساتھیوں پر مارشل لاء کے کوڑے برس رہے تھے۔ اتنے پر ہی بس نہیں ہوا۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ سب کچھ ایک عالمی سازش کے تحت کیا جا رہا تھا اس کا ثبوت یہ ہے کہ ضیاء الحق کے بھٹو کے خلاف پھانسی کے فیصلے پر عمل درآمد نہ کرنے کے لئے پوری دُنیا کی حکومتیں چیخ رہی تھیں کہ دوسری جو سزا چاہو بھٹو کو دیدو لیکن اُسے پھانسی پر مت لٹکاؤ لیکن ادھر ایک فیصلہ دُنیا کے حکمرانوں کا تھا۔ اُن کی یہ تدبیر جماعت اور اُس کی تبلیغی مہم کو مٹانے کی تھی۔ دوسری طرف ایک تدبیر خدا تعالیٰ بھی اُس کو لعنتی موت مارنے کی کر رہا تھا۔ اُس نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہم کو مٹانے کی تمام عالمی سازشوں کی کایا ہی پلٹ دی ؎

پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکی میں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

اُس ابتلاء کے دور میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو مخاطب کر کے بڑے جلالی انداز میں فرمایا تھا کہ :-

"میں اگر کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ حکومت وقت اس عظیم مملکت کے شہریوں کی حفاظت کرنے کے قابل نہ رہی تو پھر جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ جب احمدی کے سامنے اپنی جان و مال کی حفاظت اور بالخصوص غلبۂ اسلام کی مہم کی حفاظت کا سوال پیدا ہوا تو اُس دن تمہارے بڑے بھی تمہارے چھوٹے بھی تمہارے مرد بھی تمہاری عورتیں بھی یہ مشاہدہ کریں گے کہ تمہارے دل میں اس دُنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام سے جو محبت ہے اس سے کہیں زیادہ ہمیں خدا کی راہ میں جان دینے سے محبت ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ مئی ۱۹۷۴ء)

پس خدا کا نہ قول کہ میں اور میرے رسول ہی کامیاب ہوتے ہیں اور اُس کا انکار اور مخالفت کرنے والے ہلاک کئے جاتے ہیں' ذلیل و رسوا کئے جاتے ہیں' ہو بہو پورا ہوا۔

سامعین کرام! اب میں آپ کے

سامنے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی ایک انوکھی اور معجزانہ مثال پیش کرتا ہوں فرعون کے دربار میں فرعون کے طلب کرنے پر موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی صداقت کا ایک معجزہ پیش کیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے امام نے بھی اس زمانے کے فرعون کے مطالبہ پر ایک معجزہ دکھایا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں احمدیہ جماعت کو غیر مسلم قرار دینے کا ایک ڈرامہ کھیلا جا رہا تھا۔ قوم کے تمام رہنما اپنے سردار ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ پاکستان اسمبلی میں موجود تھے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کا بیان اپنی جماعت کی صداقت کے حق میں جاری تھا۔ بھٹو اور اس کی اسمبلی کے رہنماؤں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح سے کہا کہ نبی اور اس کے خلیفہ تو معجزہ دکھاتے ہیں آپ کے نبی اور آپ نے کیا معجزہ دکھایا کوئی ایک تو دکھائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نے خدا تعالےٰ سے رہنمائی پاکر جواب دیا کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے تو بے شمار معجزات دکھائے تھے۔ اُن کا ایک ادنیٰ غلام جو ابھی تمہارے سامنے جماعت احمدیہ کی صداقت کے دلائل پیش کر رہا ہے وہ بھی ایک معجزہ ہے۔ تمہارے علماء تمہارے جہلاء، تمہارے بڑے تمہارے چھوٹے، تمہارے امیر تمہارے غریب غرضیکہ تمہارے تمام طبقے کے لوگوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ہی مہم جاری ہے کہ احمدیوں کے ساتھ مت بیٹھو، اُن کی باتیں مت سنو، اُن کی کتابوں کا مطالعہ نہ کرو، اُن سے ہر طرح کے تعلقات توڑ دو۔ اُن کا سوشل بائیکاٹ کرو۔ لیکن آج خدا تعالیٰ نے تمہارے ہر طبقے کے منتخب رہنماؤں کو اُن کے سرداروں کے ساتھ سبھوں کی گردنوں کو پکڑ کر اس قومی اسمبلی میں صرف اس لئے اکٹھا کر دیا ہے کہ اس زمانہ کے نبی اللہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا یہ ادنیٰ غلام اور جماعت احمدیہ کا خلیفہ، جماعت کی صداقت کے جو بھی دلائل پیش کرے اُسے سنو، جو بھی کتابیں پیش کرے اُسے پڑھو اور اُس کے ساتھ تب تک بیٹھے رہو جب تک کہ اُس کا بیان ختم نہیں ہو جائے۔ اب کیا یہ کم معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اس خلیفہ کے ہاتھوں تمہیں دکھا رہا ہے۔؟

پس یہ ہے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور داعی الی اللہ کی تحریک کا شرعی جو دکھایا ہے

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

بھٹو نے اپنے دور میں اعلان کیا تھا کہ ہم جماعت احمدیہ کی اقتصادی حالت اس بُری طرح بگاڑ دیں گے کہ اُن کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دیں گے اور اُن کے تبلیغی منصوبوں کی بنیاد ختم کر دی جائیگی۔ لیکن بھٹو صاحب یہ بھول گئے تھے کہ جو دعویٰ وہ کر رہے تھے وہ ایک خدائی دعویٰ تھا۔ کیونکہ دولتوں کا دینا یا اُسے چھین لینا خدا تعالےٰ کے اختیار کی بات ہے۔ چنانچہ بھٹو کے اس اعلان کے کچھ دنوں بعد ہی جالندھر سے نکلنے والے اخبار "پرتاب" نے ایک کارٹون نکالا جس میں بھٹو کے ہاتھوں میں کشکول تھمایا ہوا تھا اور وہ تمام ممالک سے اپنے وجود کے قائم رکھنے کے لئے بھیک مانگ رہا تھا۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑے واضح طور پر پوری ہوئی کہ جو بھی میری اہانت کرے گا وہ ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔

آج پھر فرعون زمانہ ذوالفقار علی بھٹو کے سیاسی جانشین ضیاء الحق اور اُس کے درباری علماء سوء جن کے بارے میں سرکارِ دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ چودہویں صدی کے علماء بدترین مخلوق ہوں گے، فتنہ اُنہیں سے پیدا ہوگا اور پھر اُنہیں میں لوٹے گا۔ سب نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی کا ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کے تبلیغی منصوبوں میں روک پیدا کرنے کی غرض سے آج پھر حکومت پاکستان کی طرف سے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔ جس کے تحت جماعت احمدیہ پر کلمہ طیبہ پڑھنے، اذان دینے نمازیں پڑھنے، قرآن کریم اور اسلام کی اشاعت کرنے، تبلیغ کرنے، السلام علیکم کی مبارک دعائیں دینے یا کسی بھی اسلامی اصطلاح کو اپنانے، مساجد بنانے وغیرہ پر روک لگا دی گئی ہے۔ اور ایسا کرنے والے احمدیوں کو تین سال کی سزائے قید اور لامحدود جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ سینکڑوں بے قصور احمدیوں کو اس جرم کی پاداش میں قید خانوں میں بند کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارے اسیرانِ راہ مولیٰ وہاں بھی سُنّت یوسفی ؑ کو زندہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ سکھر جیل کی اطلاع کے مطابق وہاں اسیرانِ راہ مولیٰ کی تبلیغ کے ہی نتیجہ میں نہیں بلکہ سچے خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ بھی خدا تعالےٰ قیدیوں کو احمدی بنا رہا ہے اور ابھی تک صرف سکھر جیل میں آٹھ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ الغرض پاکستان میں احمدیوں پر طرح طرح کے غیر انسانی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اُن کو پھانسی کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ عجیب عجیب حالات پیدا کئے جا رہے ہیں ان مظلوم احمدی بھائیوں کو صبر و رضا کے ساتھ مظالم برداشت کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"اے پاکستان کے مظلوم احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ بلند ہمت اور شجاعت ذاتی اور اولوالعزمی کے وہ آثار تم سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب اوّل درجے کے پاس یافتہ ہو کر تم ان ابتلاؤں سے نکلو گے اور عزت اور حرمت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائے گا وہ دن لازماً آئیں گے کہ مسیح دوراں کو کانٹوں کا تاج پہنانے والے خود کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے اور ذلت اور رسوائی کا تاج اُن کے سروں پر رکھا جائے گا۔"

(بدر ۲۷ ستمبر ۱۹۸۴ء)

پاکستان کے اس دور حکومت میں گرجا بنا کر تین خداؤں کی عبادت کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے، مندر بنا کر خدائے واحد کی بجائے سینکڑوں خداؤں کی عبادت کرنے کی تو اجازت ہے لیکن یہ اعلان کرنے کی اجازت نہیں کہ خدا ایک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول ہیں اور قرآن کریم اُس کی سچی کتاب ہے۔ بلکہ ایسا کہنے والے احمدیوں کو تین تین سال کی قید بامشقت اور لامحدود جرمانہ کی سزا دی جا رہی ہے۔ یہ ہے اسلامی ملک پاکستان کے ذریعہ پیش کردہ اسلامی تعلیم۔ یہ خود بھی بدنام ہو رہے ہیں اور پاک مذہب اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ اسلام اور قرآن کی تو تعلیم ہی اس کے برعکس ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح اپنے دورہ مغرب کے دوران فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبّر سے مطالعہ کیا ہے۔ اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت اسلامی بنی نوع انسان کے لئے خالصتہً باعث رحمت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ ؐ کے صحابہ رضؓ کرام نے لوگوں کے دلوں کو محبت، پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔ سب سے محبت اور نفرت کسی سے نہیں۔ LOVE FOR ALL - HATRED FOR NONE. یہی طریقہ ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں۔"

(دورہ مغرب صفحہ ۲۲۲۔۲۲۳)

(باقی آئندہ)

تقریب آمین

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نادیہ صدف کے بعمر ساڑھے چھ سالی قرآن کریم ختم کرنے پر مورخہ ۸۷-۸-۲ کو بعد نماز عصر دُعا کی تقریب منعقد ہوئی جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دُعا کرائی بعدہٗ شیرینی و مشروب سے بہنوں اور بچیوں کی تواضع کی گئی۔

اسی خوشی میں مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

خاکسار۔ ملک محمد مقبول طاہر مبلغ سلسلہ عالیہ کانپور

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

کالیکٹ میں تبلیغی جلسوں کا اہتمام

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج تامل ناڈو و کیرالہ کالیکٹ تحریر فرماتے ہیں کہ کالیکٹ میں مسلمانوں کے محلہ مُقدار میں چند نوجوانوں نے احمدیت قبول کی تھی جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی ایک شدید مخالف تنظیم نے مورخہ ۱۳ر جولائی تا ۲ر اگست ہر اک جلسے منعقد کرکے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف بدترین الزام تراشیاں کیں اور مختلف اعتراضات کے علاوہ نہایت متکبرانہ انداز میں بعض چیلنج کئے جس سے احمدیوں اور انصاف پسند غیر از جماعت افراد کے دل مجروح ہوئے۔

غیر احمدیوں نے مطالبہ کیا کہ ان کی تقریروں کا جواب ضرور دیا جانا چاہیئے چنانچہ جماعت احمدیہ کالیکٹ نے ان مسموم تقریروں کا جواب دینے کے لئے مورخہ ۱۶ر تا ۱۸ر اگست اسی مقام پر محترم جناب اے۔ پی کنجاموصاحب کی صدارت میں رات ۷ بجے تا ۱۱ بجے مسلسل تین روز تک تبلیغی جلسے منعقد کئے جن میں صدارتی خطاب کے علاوہ خاکسار اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ تقاریر کیں۔ اور مخالفین کے تمام اعتراضات اور الزام تراشیوں کا جواب دینے کے ساتھ وفات عیسیٰ علیہ السلام۔ حقیقت ختم نبوت، اجرائے نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ظہور امام مہدی علیہ السلام وغیرہ موضوعات پر وضاحت سے روشنی ڈالی تینوں دن شروع سے آخر تک سامعین خاصی تعداد میں موجود رہے۔ اُنہوں نے بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ ہماری تقاریر کو سُنا حتیٰ کہ ایک دن شدید بارش میں بھیگتے ہوئے بھی سامعین نے جلسہ سماعت کیا۔ بفضلہ تعالیٰ ان جلسوں کا غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا اور ذی علم افراد کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ۔ کئی نوجوان انفرادی رنگ میں بیعت کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین

رپورٹ پندرہ روزہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ کیرنگ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیرنگ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱۱؍۷؍۸۷ تا ۳؍۸؍۸۷ پندرہ روزہ تربیتی کلاس جاری کی گئی۔ جس میں قرآن کریم، نماز با ترجمہ، حدیث، چالیس جواہر پارے، کلام، تاریخ، فقہ اور دعاؤں کے اسباق پڑھائے گئے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب معزز مبلغ سلسلہ کا ٹھمنڈو (نیپال) اور مکرم مولوی معراج علی صاحب مبلغ مقامی نے لجنہ سے کما حقہٗ تعاون دیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

لجنات اماء اللہ تیما پور اور گلبرگہ کا تربیتی دورہ

محترمہ امۃ المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر اطلاع دیتی ہیں کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ارشاد کی تعمیل میں بشمول خاکسار نو عہدیدارات لجنہ یادگیر کا ایک وفد مورخہ ۱۶؍۸؍۸۷ کو تیما پور پہنچا وہاں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ ممبرات لجنہ و ناصرات کے علاوہ چار غیر از جماعت بہنوں نے بھی جلسے میں شرکت کی۔ ممبرات نے سیرت النبیؐ کے مختلف عنوانات پر مضامین پڑھے اجلاس کے بعد عہدیدارات لجنہ کا انتخاب ہوا۔ نئی عہدیدارات کو ان کے فرائض سمجھائے گئے اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اسی طرح مورخہ ۲۱؍۸؍۸۷ کو چار عہدیدارات لجنہ یادگیر کا ایک وفد گلبرگہ گیا بعد نماز جمعہ وہاں پر منعقدہ تربیتی اجلاس میں احمدی عورتوں کے علاوہ چار غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی تلاوت و نظم خوانی اور عہد نامہ دہرانے کے بعد خاکسار نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ پیغام پہنچایا کہ ہر جماعت میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کو بہر صورت قائم کیا جائے۔ اسی کے ساتھ بہنوں کو ان کی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کیا گیا۔

آخر میں محترمہ امۃ البصیر تسنیم صاحبہ نے چندہ جات کی ادائیگی اور مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد انتخاب کی کارروائی عمل میں آئی۔ نئی عہدیدارات کو ان کے کاموں کی تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو نئی لجنات کو فعال بنائے اور احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

جلسہ ہفتہ قرآن لجنہ اماء اللہ کانپور

محترمہ نسیم بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کانپور رقمطراز ہیں کہ ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۱۶ر اگست کو منایا گیا جس کی صدارت محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ مقامی نے کی محترمہ شفاعت النساء صاحبہ کی تلاوت کے بعد ناچیز نے لجنہ کا عہد دہرایا اور نظم "محاسن قرآن مجید" پڑھ کر سُنائی ازاں بعد محترمہ شمیم بیگم صاحبہ، محترمہ افروز جہاں صاحبہ، خاکسار نسیم بیگم، محترمہ شفاعت النساء صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے مضامین پڑھے۔ آخر میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے نظم "فضائل قرآن مجید" پڑھی اور ناچیز نے عہد نامہ دہرایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

احمدیہ مُسلم کانفرنس اُتر پردیش

احباب جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش (یو پی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اُتر پردیش احمدیہ مُسلم کانفرنس مورخہ ۲۴ر ۲۵ر اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار آگرہ میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ کانفرنس میں احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے احباب و جماعتیں جلد اپنا حصّہ بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اور کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

مکرم ماسٹر ریاض احمد خاں صاحب
صدر مجلس استقبالیہ
پوسٹ آفس سانڈھن براستہ اچھنیرہ ضلع آگرہ (یو پی)
پن کوڈ نمبر 283101

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

واپسی ریزرویشن

جو خدام امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقدہ ۹، ۱۰، ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء میں شمولیت فرمانا چاہتے ہیں۔ اگر انہیں واپسی کا ریزرویشن کروانا مقصود ہو تو درج ذیل کوائف کے ساتھ صدر صاحب اجتماع کمیٹی کے نام خط و کتابت فرمائیں۔

(۱) نام (۲) ولدیت (۳) عمر (۴) جنس (۵) کس اسٹیشن سے کس اسٹیشن تک ریزرویشن کرانا مقصود ہے۔

نوٹ:- (۱):- ریزرویشن کے لئے بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمائیں۔
(۲):- واضح ہو کہ امرتسر سے قادیان تک ریل دن میں صرف ایک بار دوپہر ۱۰-۱۲ پر چلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائے۔ آمین

صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لجنات اماء اللہ بھارت متوجہ ہوں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے ایک لائبریری ہال - ریکارڈ روم - اور اسٹور روم تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے حضور ایدہ اللہ سے اجازت لے کر لجنات بھارت سے ایک لاکھ روپے جمع کئے جانے کی تحریک جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء پر کی گئی تھی۔ لیکن اب مہنگائی بہت بڑھ جانے سے بلڈنگ پر اندازاً دو لاکھ اسی ہزار روپے خرچ کا اندازہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اس کی اطلاع دے کر مزید رقم جمع کرنے کی اجازت طلب کی گئی جس پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منظوری دیتے ہوئے یہی فرمایا کہ بھارت کی لجنات پر زور دیں۔ حضور کا یہی منشاء ہے کہ یہ بلڈنگ صرف بھارت کی لجنات کے چندہ سے تعمیر ہو۔ اس لئے تمام لجنات بھارت اس طرف خصوصی توجہ دیں - اور اپریل ۱۹۸۸ء تک اس میں ادائیگی کرتی چلی جائیں۔ اب تک جن لجنات کی طرف سے اس تحریک میں چندہ وصول ہوا ہے اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

کانپور - مانیکا گوڑا - سورب - سرینگر - کلکتہ - برہ پورہ - اسلام آباد - بریلی - مدراس - حیدر آباد - شاہجہانپور - جڑ چرلہ - کرڈا پلی - کوڈالی - بھدرک - چنت کنٹہ - کٹک - دہلی - یادگیر - موسنی ابنی مائننز - کالیکولم - ساگر - ظہیر آباد - ارکھ پٹنہ - راؤل کیلہ - کرونا گاپلی - تیما پور - ناصر آباد - کینڈرا پاڑہ - سملی - بنگلور - شاہ آباد - موگرال پتر نونیا گاؤں - کوسمبی - شیموگہ - محبوب نگر - سہارنپور - بھدرداہ - بینگال - اٹمار سیجا - مرکرہ - شورت - سکندر آباد - عثمان آباد - بینگاڈی - باری پورہ - ایرا پورم - بالاسور - قادیان - کالیکٹ - آگرہ - رشی نگر - کوریل - آسنور - اندورہ - چیلا کرہ - محمود آباد - سورو - بھاگلپور - کوڈیا تھور -

لیکن ابھی ۱۳۰ لجنات ہیں جن کی طرف سے کوئی رقم نہیں آئی۔ وہ لجنہ اس طرف توجہ دیں اور جلد اپنی لجنہ سے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کر کے مرکز کو بھجوائیں۔ جو بہنیں پانچ سو یا اس سے زیادہ دے سکتی ہوں اُن کو اس سے بڑھ کر اس میں حصہ لینے کی تاکید کریں۔

اللہ تعالیٰ تمام لجنات بھارت کو توفیق دے کہ وہ ایک بار پھر لائبریری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور چار دیواری جلسہ گاہ مستورات کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔ تاکہ یہ بلڈنگ جلسہ سالانہ تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پرچہ جات دینی نصاب اور مطالعہ دینی کُتب

(۱) :- پرچہ جات دینی نصاب تمام مجالس بھارت کو بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال کئے جا چکے ہیں۔ صدر صاحبان اور قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس کے مطابق امتحان لے کر پرچہ جات ارسال فرمائیں۔ تاکہ بر وقت چیک ہو کر رزلٹ تیار کیا جا سکے۔ (۲) :- لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مطابق ماہ اگست تا اکتوبر ۱۹۸۷ء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام" مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ قائدین کرام اس کے مطابق خدام میں اعلان کر دیں۔ - مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تصحیح

بدر کی ۱۳ اگست ۸۷ء کی اشاعت میں مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب موصی ۱۴۸۲۷ کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ جس میں غلطی سے تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء کی بجائے ۱۹۵۶ء درج ہو گئی ہے قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے پرچہ میں تصحیح فرمائیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جوبلی فنڈ کے وعدہ جات جلد ادا کرنے کا ارشاد

جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی دسمبر ۱۹۸۷ء تک مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس ارشاد کے مطابق جماعتوں کو اجتماعی و انفرادی وعدہ جات اور ان کی وصولی و بقایا جات کی تفاصیل بھجواتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد از جلد سو فیصد ادائیگی کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کے پاس یہ اطلاع نہ پہنچی ہو تو ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر یہ تفصیل بھجوائی جا سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ ارشاد میں بقایا وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جن افراد جماعت نے اپنی مالی حیثیت سے کم وعدہ کیا ہوا ہے وہ اضافہ کر کے اس کے مطابق سو فیصدی ادائیگی بھی کریں۔ اور جن افرادِ جماعت نے تاحال اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے یا اس تحریک کے آغاز کے بعد کسی وقت ان کے لئے کوئی ذریعہ روزگار پیدا ہوا ہے۔ عہدیداران جماعت ایسے افراد کو جوبلی فنڈ کی تحریک میں شامل کرنے کی تحریک کے ساتھ ان کے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی کے لئے بھی مؤثر رنگ میں کارروائی کریں۔ تاکہ ہم جوبلی فنڈ کے جشن کو اس کی شان کے مطابق منا سکیں۔ اور جشن کا سال آنے سے قبل جو تبلیغی - تربیتی اور اشاعت قرآن کریم کے عظیم الشان پروگرام زیر تکمیل ہیں ان کی بروقت تکمیل ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

نوٹ :- جوبلی فنڈ کے بقایا وعدہ جات کی وصولی کے لئے نظارت ہذا کے کارکنان مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور مکرم خالد محمود صاحب کو جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ عہدیداران و افراد جماعت کی خدمت میں ان کے ساتھ تعاون کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ اگست ۸۷ء کو بعد نماز عصر مکرم نعمت اللہ خان صاحب ساکن اندورہ (کشمیر) کے مکان پر موصوف کی بیٹی عزیزہ شہناز پروین کا نکاح عزیز جاوید احمد خان ابن مکرم رحمت اللہ خان صاحب ساکن چک امیر چو (کشمیر) کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار ایکصد روپیہ حق مہر پر مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید نے پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم رحمت اللہ خان صاحب نے بطور شکرانہ اعانت بدر میں دس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار - سمیع اللہ خان سیکرٹری مال اندورہ (کشمیر)

شکریہ اور درخواست دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں نے تعزیتی خطوط ارسال کر کے ہماری ڈھارس بندھائی ہے۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا عاجز کے لئے ممکن نہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ایسے تمام بہن بھائیوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعاؤں کا ملتجی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار - ولی محمد گجراتی درویش قادیان

ولادت

مورخہ ۲۳ اگست ۸۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم شریف احمد صاحب پونچھی کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے بچے کا نام "ناصر احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم جان محمد صاحب ساکن علاقہ پونچھ کا پوتا اور مکرم سید بشیر الدین صاحب آف حیدرآباد کا ۲۲ نواسہ ہے۔ قارئین سے بچے کے نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

جلسہ سالانہ برطانیہ پر اختتامی خطاب بقیہ صفحہ اوّل

حضور نے افراد اور خدا تعالیٰ کے مابین معاہدات کے نظام کو بھی مختلف آیات قرآنیہ کی روشنی میں کھول کر بیان فرمایا۔ فرمایا کہ یہ مضمون اس قدر دلچسپ، لطیف، گہرا اور وسیع ہے کہ میں اس کے بعض پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گزر رہا ہوں لیکن آپ کے لئے قرآن کریم نے کھڑکیاں کھول دی ہیں۔ ان کھڑکیوں سے آپ قرآن کریم کے علوم پر نظر دوڑائیں تو آپ پر قرآن کریم کی عظمت پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوگی۔ اس کے بعد حضور نے دینِ حق میں معاہدات کے نظام میں عدل کے مضمون کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ یہ بھی بہت وسیع تر مضمون ہے اور اس کا آغاز اس معاہدے سے ہوتا ہے جو انسان اپنے رب سے کرتا ہے اور وہ بیعت کا عہد ہے۔ بیعت کیا ہے؟ اور ایک انسان کو خدا کے نام پر معاہدہ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟ اور قرآن کریم انسان کو کب اور کیوں خدا تعالیٰ کے نام پر بیعت لینے کا حق دیتا ہے؟ ان مضامین پر حضور نے بڑی ہی تفصیل سے روشنی ڈالی اور قرآن کریم کی آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ کی روشنی میں بتایا کہ یہ آیت بعض مخالفین کی طرف سے باعث اعتراض بنی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں اسلام نے شرک کی تعلیم دی ہے۔ حالانکہ یہ آیت شرک کے خلاف تعلیم دینے والی آیت ہے شرک کی طرف مائل کرنے والی نہیں ہے۔ اور خدا یہ بتاتا ہے کہ کسی بشر کو یہ حق نہیں کہ وہ بیعت لے سکے۔ بیعت صرف صاحب اختیار لیتا ہے اور حضور انور نے بتایا کہ انبیاء جو بیعت لیتے ہیں۔ ان کو خدا کی طرف سے یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ بیعت لیں اور وہ خود بھی خدا کے ایک عہد کے پابند ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور انور نے آیت میثاق النبیین کی روشنی میں نبیوں کے عہد کا بھی تفصیل ذکر فرمایا اور اسی طرح بنی اسرائیل اور عیسائیوں سے لئے گئے میثاق کا ذکر کرتے ہوئے قومی معاہدات کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو سزا ملی نازل ہوئی اور جو ان قوموں کے بد انجام ہونے ان کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ جو قومیں عہد شکنی کرتی ہیں ان کے دلوں میں سختی آجاتی ہے اور وہ خدا کی لعنت کا مورد بنتی ہیں۔ ان میں نفرتیں اور عداوتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور امن اٹھ جاتا ہے۔

حضور نے عہد پورا کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو سلوک فرماتا ہے اس کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے سورۃ الرعد کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۝

حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو عہد وفا کی وفا کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ملایا جائے اس کو ملاتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ اپنے رب سے پاتے ہیں اُسے خرچ کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن پر اپنے فضل نازل فرماتا ہے اور انجام کلیتہً انہی کا ہے۔ یہاں جو الستقرار ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن خدا نے جو کچھ بھی پیش کرنا ہے وہ اُن کو مل جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ کتنا عظیم الشان عدل ہے کہ وہ جو منکرین ہیں اور جو عہدوں کو نہ پورا کرنے والے ہیں وہ الستقرار سے محروم کر دیئے جائیں گے لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں وہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کے عہدوں کو نہیں توڑتے اُن کو اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ عطا کر دے گا جو قیامت کے دن خدا نے اُن کو پیش کرنا ہے۔

اسی طرح فرمایا کہ یدرءون بالحسنۃ السیئۃ جو فرمایا۔ اس میں بھی عدل کا مضمون بیان ہوا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرما رہا ہے کہ کسی کو کسی چیز سے یا کسی نیکی سے یا کسی بات سے محروم کرنے کا حق نہیں جب تک کہ وہ اُس کو اُس سے اعلیٰ چیز نہ دے سکے اس لئے باسی روٹی چھیننے سے پہلے تازہ روٹی دینی پڑے گی ورنہ غریب جس حال میں ہے راضی ہے۔ اگر بہتر حق دے سکتے ہو تو پھر تمہارا حق ہے کہ تم اُن سے بری چیز لو اور بہتر چیز اُن کو دے دو۔

فرمایا: قرآن کریم بندے اور خدا کے درمیان انفرادی معاملات تک بھی اپنی تعلیم کو پہنچاتا ہے اور وہ جو انفرادی عہد کو پورا کرتے ہیں اُن پر بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل کی نگاہ ڈالتا ہے

اِس ضمن میں حضور نے آیت قرآنی من المؤمنین رجالٌ صدقوا ما عاھدوا کی تلاوت فرمائی اور اس آیت کی روشنی میں حضور نے حضرت انسؓ کے چچا کا ایک واقعہ بڑی تفصیل سے بیان فرمایا۔ جو جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا تو میں آئندہ جنگ میں ایسی شان سے لڑوں گا اور اپنی وفا کا اظہار اس شان سے کروں گا کہ اُسے خدا خود دیکھے گا کہ میں ممتاز مقام پا گیا ہوں چنانچہ اُحد کی جنگ میں اُنہوں نے بڑی بہادری کا نمونہ دکھایا اور جب اُن کے جسم کو تلاش کیا گیا تو اُن کے جسم پر اسّی کے قریب گہرے زخم تھے۔

انفرادی معاملات کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اس کے اُلٹ بھی بنتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں اور پھر اُن کو پورا نہیں کرتے بلکہ توڑ دیتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر تھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں بہت غریب ہوں آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے رزق میں برکت ڈالے۔ اور جب خدا مجھے دے گا تو میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اُس کے رزق میں برکت ڈالنے کی دعا کی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اُس شخص کو بہت زیادہ مال و دولت عطا کیا۔ اور اُس کو بکریاں عطا کیں۔ جب وہ بڑا مالدار ہو گیا تو ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ایک نمائندہ اُس کے پاس گیا اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا کہ آ جاتے ہیں زکوٰۃ لینے کے لئے تمہیں یہ نہیں پتہ کہ ہم کس محنت سے کمائی کرتے ہیں۔ تو اس صحابی نے جب یہ رپورٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ اس سے کبھی کوئی مال خدا کے نام پر نہیں لیا جائے گا۔ بڑی دیر کے بعد جب اُس کو خیال آیا کہ یہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیا جائے اور آئندہ سے میری طرف نمائندہ زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجا جائے تو اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ہرگز قیامت تک کوئی مال نہیں لیا جائے گا اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نے بھی زکوٰۃ کے طور پر اس سے کوئی مال نہیں لیا حالانکہ وہ اس قدر زکوٰۃ لے کر آتا تھا کہ وہ ایک وادی کے دو پہاڑوں کے درمیان آ جاتی تھی لیکن خلفاء نے اُسے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ وہ مال جو ہمارے

آقا و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے قبول نہیں کیا اُسے ہم بھی ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ تو اس میں حضور نے فرمایا عہد شکنی خواہ انفرادی ہو خواہ اجتماعی اس کے بڑے خطرناک نتائج نکلتے ہیں اور خدا عہدوں کو عظمت دلانے کے لئے خود بھی معاہدات کے نیچے آ گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عہد شکنی کی عادت اتنی قابلِ نفرت عادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس کو بہت ہی ناپسند فرمایا اور منافق کی تین علامتیں بتائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ وہ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور عہد شکنی کرتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے افریقہ کے ایک مقدمہ کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ قرآن نے ہر عہد کے پورا کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ عہد کی پابندی ایک بنیاد کے طور پر کرنی ہوگی۔ اس ضمن میں بڑی تفصیل کے ساتھ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے اُسوہ کو پیش فرمایا اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معاہدات کو پورا فرمایا کرتے تھے اور کبھی کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے وفا نہ کیا ہو۔

اور پھر اسی ضمن میں حضور نے ذمیوں کے حقوق کو پیش کیا جو دینِ حق نے پیش کئے ہیں اور اسی ضمن میں حضرت عمرؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نمونہ کو پیش کیا۔

آخر میں حضور نے یہ بتایا کہ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ وقت کی کمی کے باعث میں آج کے دن اس مضمون کو یہاں ہی ختم کرتا ہوں۔ اگلے جلسہ پر اللہ تعالیٰ نے زندگی اور صحت دی تو اس مضمون کو بیان کروں گا اور اس کی ضرورت جلدی محسوس ہوئی تو پھر خطبات میں بھی اس کو جاری کیا جا سکتا ہے۔

اِس کے بعد حضور نے پُر شوکت اور پُر حکمت الفاظ میں احباب کو دعا کی طرف متوجہ فرمایا اور تمام ضرورت مندوں کے لئے حضور نے دعا کی تحریک کی اور اس دعا کی تحریک میں خاص طور پر کارکنانِ جلسہ کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی اور اس ضمن میں حضور نے افسر جلسہ سالانہ مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب کا بھی خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ جب میں آیا تھا تو اُن کو دل کی تکلیف تھی اور ڈاکٹر کہتے تھے کہ یہ آج مرے یا کل مرے۔ یہ خدا کے دین کی خدمت میں مصروف ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کی وجہ سے ان کی زندگی میں برکت ڈال دی ہے۔ اس لئے ان کے لئے بھی خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔ اور بیمار اور ڈھنا اور بچوں اور دعا ہونا چاہیئے۔ آپ دعائیں کرتے ہوئے آ گئے تھے اس لئے دعا میں

کرتے ہوئے ہی رخصت ہوں۔ سوتے ہوئے بھی دعائیں کریں جاگتے ہوئے بھی دعائیں کریں۔ دعا کے بغیر حسین صورتوں جیسے چہرے بنانے کی توفیق نہیں ملتی۔ اس لئے جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے نمونوں کا ذکر کیا ہے ان نمونوں کو اپنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

دینِ حق کی تعلیم جو ہے بڑی حسین ہے بڑی دلکش ہے لیکن اس پر عمل کرنا ہے بڑا مشکل کیونکہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر عمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کے لئے دعا کی بہت ضرورت ہے اور آپ کا آخری قدم خدا کی جانب ہے اس لئے جب تک وہ خدا توفیق نہ دے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف انسان کا قدم نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے دعائیں کریں اور دعائیں کریں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ دعا سے پہلے حسبِ روایت میرا کلام جو ہے وہ پیش کیا جائے گا جو جرمنی کے دوست الیاس صاحب پیش کریں گے۔ اور اس سے پہلے ابراہیم صاحب ابو نائب جو عرب دوست ہیں اور کینیڈا سے آئے ہیں۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مدح میں جو عربی قصیدہ لکھا تھا وہ پڑھ کر سنایا۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اگست ۱۹۸۸ء)

محفوظ رہتے ہوئے موصوفہ کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے۔

● مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ علاقہ دانگل (آندھرا) اپنی ہمشیرہ محترمہ سیدہ نسیمہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم شیر علی خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سورو جو پیٹ کی تکلیف کے باعث سورو ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز بھائی مکرم سید انوار الدین صاحب آف سونگھڑہ کی ایم اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● محترمہ الحاجہ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد گھٹنے میں درد اور آنکھ میں موتیا بند کی تکلیف کے ازالہ اور بڑے نواسے کو باعزت روزگار اور نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ● مکرم سید عارف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگھیر (بہار) اپنی ملازمت میں ترقی ملنے کی خوشی میں بطور شکرانہ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ارسال کر کے اس ترقی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے ● مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی سلمہٗ جن کی بائیں آنکھ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے ۵۲ ٹانکے لگائے ہیں کی معجزانہ شفایابی اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے ● محترمہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ زیڈ بلک جو دو تین ہفتے ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد ڈسچارج ہو کر گھر آچکی ہیں دینی کامل صحت و شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم سید عبدالکریم صاحب آف مونگھیر حال مقیم راجون ضلع بھاگلپور (بہار) ریڑھ کی ہڈی میں نقص بڑھ جانے کی وجہ سے زیادتی میں موصوف اس نقص سے دور ہوتے، کامل صحت و شفایابی اور بڑے بیٹے کی بینائی بحال ہونے کے لئے ● مکرم سید مجتبیٰ حسین صاحب قمی حیدرآباد بیس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنے والد مکرم سید مصطفیٰ حسین صاحب جو بوجہ ضعیف و پیرانہ سالی جوڑوں کے درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں کی کامل صحت و شفا یابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں — (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

● مکرم کریم ظفر ملک صاحب مقیم واشنگٹن (امریکہ) کی اہلیہ کے گلے میں کچھ عرصہ سے تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ اس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ ایک ہومیو پیتھک دوائی استعمال کی جا رہی ہیں۔ اپریشن کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دعا...

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۵/۶/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE 275475
RESI - 273903
CALCUTTA-700073.

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15. PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

کیاں سب حاجتیں حاجت رواکے سامنے ✳ حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS.
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP- HOUSE. SOCT.
PLOT No. 6. GROUND FLOOR.
OLD CHAKALA, OPP CIGARETTE HOUSE.
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE:- 634 8179
RESI:- 629389. } BOMBAY-400099.

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۴ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر: ۶۱۴۰۹۹)

خدا سے محبت ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS
13 - SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE { 76360
74350
آٹو ونگس

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بیسٹ گیسٹ جیولز ڈیلرس، مدینہ میدان روڈ، بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر ـــ 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, SHADRAK, DIST. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گلڈ الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو، ٹی وی اور شاپ پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001 - PHONE No 4498.

HEAD OFFICE :- P. O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE No - 12

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002

PHONE NO. 522360.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۲۲)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۲۰/۶/۲ متصل گاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۳۲۹۱۴

کوئی مانے نہ مانے مسیح موعود آگیا اور وہ میں ہوں

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ ص۲۸۵)

MIR ®

پیش کرتے ہیں:-

CALCUTTA-15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب پیشکش ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳